بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم ۔ انہ اٰوی القریۃ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ایڈیٹر ــــ شیخ یعقوب علی تراب احمدی

الحکم

دار الامان قادیان

چہ گویم با تو گر آئی چہ حاد ۔ قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر ۱۹ ‖ ۲۴ ۔ مئی سنہ ۱۹۰۲ء مطابق ۱۶ صفر سنہ ۱۳۲۰ یوم شنبہ ‖ جلد ۶

فہرست مضامین

دار الامان کا ہفتہ

۱ ۔ حضرت حجت اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحت کی بشارت الحکم کے ایک خاص نمبر کے ذریعہ احمدی قوم کو دیجا چکی ہے اس کے بعد حضرت ممدوح کی صحت یوماً فیوماً رو بترقی رہی چنانچہ ۲۳ مئی سنہ ۱۹۰۲ء کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز جمعہ مین شریک ہوگئے ۔ والحمد للہ علی ذالک ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باہر تشریف لانیسے جسقدر خوشی جماعت مقیم قادیان کو ہوئی اس کا اندازہ ان چند سطور مین نہین ہو سکتا اور نہ ہم اس مسرت کا کوئی اندازہ کر سکتے ہین جو اس روح افزا بشارت کے پڑھنے سے احمدی قوم کو ہوگی حضرت حجت اللہ کی اس بیماری سے ہمین کیا کیا سبق حاصل ہوگئے اور خدا تعالے کے کیا کیا نشانات ظاہر ہوئے ہماری دلی آرزو ہے کہ ہمارے محسن و مخدوم جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سلمہ ربہ اس مضمون پر کوئی آرٹکل شایع کرین ۔

دوران ایام دورہ مرض مین الیوم یوم عید ۔ کل یوم ھو فی شان ۔ اے

میرے قادر خدا اس پیالہ کو ٹالدے ۔ خدا غمگین ہے ۔

یعظمک الملائکۃ ۔ خدا تعالے کی وحی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی +

آج ۲۴ ۔ مئی سنہ ۱۹۰۲ء کو ۹ ۔ بجے کے قریب حضرت اقدس بیت الفکر مین تشریف لائے اور قریباً بیس آدمیون کو بیعت مین داخل کیا ۔ بہر حال حضرت اقدس کی طبیعت اب خدا کے فضل سے بالکل تندرست ہے صرف ضعف اور نقاہت باقی ہے ۔

۲ ۔ حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کی مشہور و معروف کتاب خلافت راشدہ کی پہلی جلد عنقریب دفتر الحکم سے احباب کے بیجد اصرار پر شایع کیجاویگی جن لوگون نے درخواستین بھیجی ہوئی تھین وہ جلد تجدید کر دین غالباً جون کے پہلے ہی ہفتہ مین انشاء اللہ شایع ہو جاویگی

۳ ۔ ایات الرحمان جواب عصائے موسیٰ کی پہلی جلد دس جزو پر ختم کرکے شایع کیجاویگی جسکی بہت جلد اشاعت کی امید کیجاتی ہے

۴ ۔ ست بچن آریہ دھرم دوسرا اڈیشن زیر طبع

شادی کی ضرورت ۔ دفتر الحکم کے کاتب منشی عبد الرزاق لودیانوی احمدی شادی کرنا چاہتے ہین جو ایک شریف مزاج ۔ ۲۴ برس کے نوجوان ہین سر دست عـــــ ماہوار کے ملازم ہین ۔ ترقی کی بہت بڑی امید ہے ۔ ایڈیٹر کی معرفت خط و کتابت کی جاوے +

ایمان لانا بھی عند اللہ کافی نہین ہے بلکہ آنحضرت صلعم کے کمالات واوصاف حمیدہ کی اشاعت وابلاغ واشتہار دینا بھی ان پر فرض ہے ولنعم ما قیل

مسیح از مقدم او مژدہ گوئی
کلیم از مشعل او شعلہ جوئی
ز جودش گر نگشتے راہ مفتوح
بجودی کے رسیدے کشتی نوح

وغیرہ وغیرہ ہفتم اس عہد وثیق کا دوبارہ اس تاکید سے اقرار کروانا جو جملہ ءأقررتم واخذتم علے ذلکم اصری مین مذکور ہے ہشتم پھران انبیاؤن کو اس اقرارنامہ موثق پر گواہ بھی قرار دینا تاکہ اون کی گواہی اون کی امت پر حجت ہوجاوے اور تمام انبیا اس گواہی کو اپنی کتابون مین بھی مندرج کردیوین نہم اس اقرارنامہ پر خود اللہ تعالے کا گواہ ہوجانا ہے کما قال تعالے وانا معکم من الشاہدین اور اللہ تعالے کی گواہی یہ ہے کہ باوجود مرور دہور اور وقوع تحریفات اور نیز واقع ہونے تبدلات تراجم السنہ مختلفہ کے آنحضرت صلعم کی بشارات ان کتابون مین اب تک موجود ہین پس یہ کسقدر عظیم الشان شہادت دائمہ وقائمہ اللہ تبارک وتعالے کیطرف سے پائی جاتی ہے جیساکہ نظام مملکت جسمانی مین کسی دستاویز پر حاکم جسمانی کی رجسٹری ہوجاتی ہے اور پھر وہ دستاویز اسکی گواہی سے نہایت موثق اور مضبوط ہوجاتی ہے حتی کہ اگر یہ دستاویز کہین محرف یا مبدل یا گم بھی ہوجاوے تو دفاتر سرکاری سے پھر صحیح نقل بھی ہوسکتی ہے - اور اس کی نقل بھی کیجا سکتی ہے علی ہذا القیاس یہ دستاویز موثق گورنمنٹ الٰہی کیطرف سے رجسٹرڈ ہوچکی ہے اور قیامت تک یہ دستاویز قائم رہیگی کیون اسلیئے کہ وانا معکم من الشاہدین دہم باوجود اسقدر مبالغہ استحکام کے اس اقرارنامہ کے اگر پھر بھی کوئی شخص اس سے منہ پھیرے اور اس رسول پر ایمان نہ لاوے اور اس کی نصرت نہ کرے تو بحکم قطعی وآخری اس احکم الحاکمین کے وہی لوگ فاسق ہین کما قال تعالے فمن تولے

بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون

اس آیت سے آنحضرت صلعم کا نبی الانبیا ہونا بڑی وضاحت کے ساتھ بلا تاویل ثابت ہوگیا اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ دیگر تمام انبیاؤن کی بعثت آنحضرت صلعم کی بعثت کے واسطے بطور توطیہ اور تمہید کے ارہاصًا تھی جیساکہ کسی شاہنشاہ کی آمد کے لیے مقدمۃ الجیش پہلے پہونچ رہتا ہے۔ اللہم صل وسلم وبارک علے نبیک ورسولک محمد وآلہ اجمعین - وجہ دوم حدیث ذیل متعدد الفاظ سے مروی ہوئی ہے کہ کنت نبیا وآدم بین الماء والطین عن ابی ہریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ قال وآدم بین الروح والجسد رواہ الترمذی وعن العرباض بن ساریہ عن رسول اللہ صلعم قال انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینتہ الحدیث رواہ فی شرح السنہ ہکذا فی المشکوٰۃ ان حدیثون سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلعم کی نبوت اور نیز ختمیت آدم ابوالبشر کی نبوت سے بھی سابق ہے اور تمام انبیاؤن سے آپ پہلے نبی ہین اور پھر ایسا تقدم ہے کہ اسوقت نبوت ورسالت مین آنحضرت صلعم کی حضرت آدم کو سوا مرتبہ ماء وطین یا روح و جسد کے کوئی مرتبہ نبوت کا حاصل نہین ہوا تھا - علے ہذا القیاس دیگر انبیا بطریق اولے مرتبہ ماء وطینی کے مقام مین تھے وبس - پس اگر آنحضرت صلعم کی ختمیت باعتبار انتہائی مراتب کمالات کے نہوتی تو یہ تقدم کیونکر ہوسکتا تھا پس اس حدیث سے بھی ثابت ہے کہ جو کمالات نبوت کے حضرت آدم ابوالبشر ماء وطین کے مرتبہ سے بڑھکر یا روح و جسد کے مرتبہ سے بڑھ کر مرحمت ہوئی وہ سب آنحضرت صلعم کا فیض ہے لاغیر غور کر و الفاظ احادیث مذکورہ مین پس بعد آدم ابوالبشر کے سائر انبیا کی نبوتین بطریق اولے آنحضرت صلعم کے فیضان سے ظہور پذیر ہوئین وہوالمدعا اوراسبارہ مین دیگر احادیث بھی ہین جیساکہ انا قائد المرسلین وغیرہ مگر بسبب طوالت کے درج خط ہذا نہین کیجاسکتین -

وجہ سوم یہ کہ آنحضرت صلعم کی ذات ستودہ صفات جامع الکمالات تمام علوم اولین وآخرین کی جامع ہے کما قال علیہ السلام علمت علم الاولین والآخرین اس حدیث کی تائید آیت ذیل کر رہی ہے قال تعالے ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئ وہدی ورحمۃ وبشری للمسلمین ایضا قال تعالے فیہا کتب قیمہ ایضا قال تعالے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین - اگر آنحضرت صلعم تمام علوم اولین وآخرین کے مجموعہ نہ ہووین تو پھر کتاب اللہ قرآن مجید جو آنحضرت صلعم کا ایک مجموعہ علوم اور بہین کتب ہی تبیانا لکل شئ کیونکر ہوسکتا ہے - اور پھر آپ کا وجود باوجود تمام عالمونکے لیے رحمت کیونکر ہوسکتا ہے کیونکہ تمام دینی اور اخروی رحمتین علم ہی کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہین جیساکہ نعم دنیویہ کا علم ہی سبب ہے دیکھو اس زمانہ کے علوم جدیدہ نے کیسے کیسے اسباب آسائش وآرام انسانی پیدا کیے ہین پھر علاوہ جامع ہونے علوم اولین وآخرین کے آنحضرت صلعم جامع ہدی بھی ہین یعنی جو پہلی کتابون مین واسطے رفع شبہات اور اثبات دعاوی کے دلائل نہین دیئے گئے تھے وہ بھی اس کتاب مین دیئے گئے جنسے انسان کو منزل مقصود کیطرف ہدایت ہوجاتی ہے کیونکہ قرآن مجید مین کوئی ایسا دعوی نہین جسپر دلائل بینہ قائم نہ کیئے گئے ہون اور کوئی شبہہ قابل دفع نہین جو دفع نہ کیا گیا ہو -

تب ہی تو مسلین مورد رحمت الٰہی ہوئے ہین اور پھر تمام واقعات آیندہ کی بشارات خواہ قبل قیامت کے یا بعد قیامت کے اس قرآن مجید مین موجود ہین اس آیت سے یہی ثابت ہوا کہ آنحضرت صلعم سعد زیادت جامع ہین تمام علوم اولین و آخرین کے اور تمام انبیائے سابقین آپ کی روح پر فتوح سے مستفیض علوم نبوت کے ہین ولنعم ما قال الصادق المصدوق وانا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر - اور حدیث لا یشبع منه العلما ولا یخلق عن کثرۃ الرد ولا تنقضی عجائبه بھی گویا ان آیات کی تفسیر واقع ہوئی ہے خصوصاً جبکہ یہ لحاظ بھی کیا جاوے کہ خاتم بفتح تا صیغہ آلہ کا ہے جو ما یختم بہ کو کہتے ہین اور ظاہر ہے کہ مختوم علیہ مین جو نقوش پیدا ہوتے ہین علت ان کی خاتم ہی ہوتی ہے بغیر خاتم کے کوئی نقش مختوم علیہ مین پیدا نہین ہوسکتا پس جبکہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلعم کو خاتم مقرر فرمایا ہے اور تمام نبیین کو مختوم علیہ گردانا تو اس سے ثابت ہوا کہ جملہ انبیا و مرسلین سابقین آپ ہی کی ذات جامع العلوم سے والبرکات مستفیض یعنے منقش بعلوم نبوت ہوئے ہین اب آیت کے معنے خوب صاف ہوگئے اور حرف لکن کے ساتھ استدراک بھی صحیح اور درست ہوگیا جیسا کہ ہم نے رقیمۃ الوداد نمبر ایک مین بھی مشرح بیان کیا ہے اور اس مین اشارہ اسطرف بھی ہے کہ بغیر خاتمیت آنحضرت صلعم کے کوئی وثیقہ نبوت انبیاء و مرسلین کا معتبر اور مستند ہو ہی نہین سکتا - حاصل مطلب آیت کا یہ ہوا کہ آنحضرت صلعم کے لیئے گو کسی مرد کی نسبت کمال ابوت جسمانی کا حاصل نہین ہے لیکن اس سے بڑھ کر کمال ابوت معنوی و روحانی کا تمام انبیاؤنکے لیے موجود ہے لہذا آنحضرت صلعم تمام انبیاؤنکے لیے بمنزلہ والد کے مربی العلوم ہوئے اور تمام انبیا بمنزلہ اولاد معنوی کے تربیت یافتہ آنحضرت صلعم کے ہوگئے

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد اجمعین - اب باقی رہی امت مرحوم آنحضرت صلعم کی سو اسکا حق اس استفادہ علوم مین بسبب بہت سی خصوصیات قرب وغیرہ کے انبیا سابقین سے بہت بڑھکر ہے اسی لیے اس امت مرحومہ کو بوساطت آنحضرت صلعم کے وہ وہ علوم و معارف یقینیہ و حقایق و دقایق دینیہ مرحمت ہوئے ہین جو پہلے انبیاؤنکو بھی مرحمت نہین ہوئے تھے ولنعم ما قال الملا رومی - ؎ غوطہ دہ موسے خود را در بحار روز میان امت احمد برار اور دعوے اس زیادتی خصوصیت کا اس امت کے لیے مبرھن ہے ساتھ قول خداوند تعالےٰ کے قال اللہ تعالےٰ النبی اولے بالمومنین من انفسھم اس آیت سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم کو اپنی مومنین امت کے ساتھ خود انکے نفسون سے بھی زیادہ تر بحیثیت ایمانی وہ قرب حاصل ہے جو انکو اپنے نفسونکے ساتھ بھی حاصل نہین ہے کیونکہ اولے بمعنی اقرب کے آتا ہے اور اگر اولے کو بمعنی احب یا اولے بالتصرف کے لیوین تب بھی مطلوب کو مستلزم ہے ہان البتہ یہ امر ضروری ہے کہ جسقدر مومنین کو کمال ایمانی حاصل ہوگا - اسی قدر اقربیت یا احبیت یا ولویت بالتصرف آنحضرت سے زیادہ ہوتی چلی جاوے گی حتی کہ جس مومن کو مرتبہ اول المومنین کا حاصل ہو آنحضرت صلعم ایسے مومن کے ساتھ اس کے نفس سے بھی زیادہ تر اقرب یا احب یا اولے بالتصرف ضرور ہو وینگے یہانتک کہ مرتبہ بروز محمدیت کا اس مومن کو حاصل ہوجاوے گا جیسا کہ مہدی معہود اور مسیح موعود کو حاصل ہے کما قال علیہ السلام یواطی اسمه اسمی - اور یہی معنی ہین اس حدیث کے جو حضرت صدیق اکبر کی شان مین وارد ہے کہ ما صب اللہ فی صدری شیئاً الا صببته فی صدر ابی بکر او کما قال یا جیسے دوسری حدیث حضرت علی مرتضی

کے واسطے فرمائی گئی ہے کہ انا مدینۃ العلم و علی بابھا اب جبکہ معنی خاتم النبیین کے معین و مقرر ہوچکے لہذا جناب کے سوالات کا جواب نمبروار مختصراً دیا جاتا ہے -

سوال اوّل

کیا خاتم النبیین کا لفظ نبیونکے سلسلہ کو ختم نہین کرتا گو ظلی طور پر ہو یا اصلی طور پر

الجواب - تمام انبیاؤن سابقین کا نور نبوت آنحضرت صلعم کی نسبت ایک ظلی نور ہے مانند ہوپکے اور آنحضرت صلعم کا نور نبوت ایسا ہے جیسا کہ خود آفتاب اور ظاہر ہے کہ آفتاب کی روشنی سے جو اشیا منور ہوتی ہین ان کا منور ہونا دو طرح سے ہوتا ہے اول تو بلا واسطے کسی شیشہ وغیرہ کے چنانچہ دیوار کہسار صحن خانہ لوہا تانبا پیتل چاندی سونا شیشہ وغیرہ وغیرہ منور ہوتے ہین جیسا کہ صحابہ کرام حضرت کے زمانہ مین تھے اور دوسرے بوساطت آئینہ و شیشہ وغیرہ کے مکان محجوب مین بھی روشنی آفتاب کی پہونچتی ہے جیسا کہ انبیاء اولوالعزم اور صاحب کتاب و شریعت کے تھے یا اس امت کے مجددین و ماموزین ہین ان کی مثال مثل آئینہ اور شیشہ کے ہے کہ آفتاب سے نور حاصل کرکر دوسرے محجوب لوگون کو وہ نور پہنچاتے ہین اور اصل ان تمام نورونکا وہی آفتاب ہوتا ہے اور باقی سب اسکے طفیلی اولین ہون یا آخرین پس تمام نبوتین سابقین کی ہون یا آیندہ زمانہ کی بطور ظل کے آنحضرت صلعم سے فیضیاب ہین - اور مسیح موعود کا نام جو حدیث صحیح مین نبی اللہ رکھا گیا ہے وہ بھی اسی اعتبار اور لحاظ سے فرمایا گیا ہے اور اسکو جو سلام پہونچایا گیا ہے اس سلام کی حقیقت بھی یہی ہے - اور اگر یہ انوار نبوت کمال افراد امت کے حق مین بالکل منقطع ہوجاوین - جیسا کہ مزعوم عامہ علما ہے تو آنحضرت

صلعم کا نعوذ باللہ ابتر ہونا لازم آتا ہے
جو مخالف ہے انا اعطیناک الکوثر
فصل لربک وانحر ان شانئک
ھوالابتر کے ہان البتہ بعد آنحضرت
صلعم کے نبوت تشریعی ممکن نہین
ہے کیونکہ اگر کوئی حکم شرعی بعد آنحضرت
صلعم کے نازل ہو تو تین حال سے
خالی نہین ہے یا تو شریعت محمدیہ مین
وہ حکم موجود نہین تھا اور اب بسبب
واقع ہونے ضرورت کے نازل
ہوا یہ صورت بالکل باطل ہے۔
کیونکہ اس صورت مین شریعت
محمدیہ کا ناقص ہونا نعوذ باللہ لازم
آتا ہے وھو باطل ومخالف لقولہ
تعالے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت
علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا
وایضاً مخالف لقولہ تعالے ونزلنا
علیک الکتاب تبیانا لکل شئی
وغیر ذلک من الایات الکثیرۃ اور
یا وہ حکم مخالف کتاب اللہ او رسنت
صحیحہ کے ہوگا وھو ایضاً باطل بل ابطل
الاباطیل لقولہ تعالے ومن یبتغ
غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ
وھو فی الاخرۃ من الخاسرین وغیر
ذلک من الایات المتعددہ۔ اور
یا وہ حکم موافق ہوگا احکام شریعت
محمدیہ کے یہ صورت جائز ہے۔ کیونکہ
اس صورت مین استحکام شریعت
محمدیہ کا ہوتا ہے کیونکہ جو حکم شریعت
محمدیہ مین نازل ہو چکا تھا اوسکو
الہام یا کشف افراد کمل متبعین نے
بھی بشہادت الہام وکشف خود محکم
اور مضبوط کر دیا یہ بھی ایک صورت
حفاظت دین اسلام کی ہے کما
قال تعالے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ
لحافظون اس صورت کا جواز اسلئے
بھی ہے کہ یہ صورت نبوت تشریعی
کی نہین ہو سکتی بناء علیہ ثابت ہوا
کہ بعد آنحضرت کے کوئی نبی صاحب
کتاب وشریعت جدیدہ ہرگز ہرگز

نہین ہو سکتا۔ اور نہ کوئی نبی آنحضرت
صلعم سے جدا ہوکر آسکتا ہے کیونکہ آپ
خاتم ہین اور بغیر خاتم کے کوئی شے
مختوم علیہ مستند نہین ہو سکتی پس
ایسے نبی کا نہ آنا لازم پڑا ہوا ہے۔
اس معنی خاتم النبیین کے لیے جو ہم لکھ
آئے ہین پس جن احادیث مین مضمون
لانبی بعدی کا آیا ہے ان احادیث کے
معنی بھی یہی ہین کہ کوئی نبی صاحب کتاب
وشریعت بعد آنحضرت صلعم کے نہین
آسکتا لیکن جزئی نبوت کا سلسلہ بسبب
عطاء کوثر کے آنحضرت صلعم کے لیے
قیامت تک جاری رہے گا ورنہ پھر
ان احادیث کے کیا معنی ہونگے۔
جن مین مسیح موعود نبی اللہ کہا گیا ہے
آگے رہے حضرت ہارون جیسے
نبی کی نفی جو بعد آنحضرت صلعم کے
آئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت
ہارون حضرت موسے کے کارخانہ
نبوت مین شریک تھے لقولہ تعالے
واشرکہ فی امری۔ پس ایسی شرکت
بھی جو ظلی طور پر نہو کسی کے لیے آنحضرت
صلعم کے کارخانہ نبوت مین نہین
ہو سکتی اسی واسطے فرمایا گیا ہے کہ
انت منی بمنزلۃ ہارون من موسے
الا انہ لانبی بعدی جسکا مفہوم یہ ہے
کہ میرے کارخانہ نبوت مین کوئی شریک
نہین ہو سکتا ہان بطفیل اتباع
ظلی طور پر مستفیض ہو سکتے ہین۔

سوال دوم

اگر ہم ظلی طور پر تسلیم کر لین تو اسرائیلی
نبی بھی حضرت موسے کے بعد تورات
کی تصدیق کے واسطے آئے تھے
کوئی نئی شریعت نہین لائے تھے
پس اسرائیلی نبی اور حضرت مرزا صاحب
مین کیا فرق ہے اور خاتم النبیین
کا لفظ ظاہر کر رہا ہے کہ آیندہ اسرائیلی
نبیون کی طرح بھی نبی کا لفظ کسی پر نہین
بولا جاوے گا۔ انتہی ملخصاً۔
الجواب۔ بنی اسرائیل مین بعض نبی

تو صاحب کتاب وشریعت تھے۔
جیسا کہ حضرت موسے اور بعض تبع تھے
جیسا کہ حضرت موسے کے بعد دیگر انبیاء
بنی اسرائیل کے ہوئے پس حضرت مرزا
صاحب اور انبیاء سابقین مین ایک تو
یہ فرق ہے کہ حضرت مرزا صاحب کوئی کتاب
اور شریعت جدیدہ نہین لائے کیونکہ شریعت
محمدیہ اپنے نقطہ انتہائی کمال کو پہونچ گئی
ہے کما مر آرا اور دوسرا یہ فرق ہے
کہ جو انبیا تبع تھے اور غیر شارع وہ
تابع اور مبلغ توریت کے تھے اور
حضرت مرزا صاحب تابع اور مبلغ
قرآن مجید کے ہین جسقدر فرق توریت
اور قرآن مجید مین ہے اسی قدر فرق
حضرت مرزا صاحب اور ان انبیاء کن
مین سمجھو تو ضرور ہونا چاہیئے ورنہ کنتم
خیر امۃ اخرجت للناس اور لتکونوا
شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم
شہیداً کے پھر کیا معنی ہونگے اور
پھر قرآن مجید اور آنحضرت صلعم مین
کوئی فضیلت مابہ الامتیاز توریت
وموسے کی نسبت نہ رہے گی کیونکہ
متبوع کے سبب توابع کی فضیلت
بھی ضرور ہونی چاہیئے دیکھو ایک بادشاہ
کا غلام رعایا کے غلامون سے کسقدر افضل
ہوتا ہے پھر کیا وجہ کہ احمد کا غلام انبیاء
تبع سے جو غیر شارع ہین افضل نہ ہو آگے
رہا سلسلہ نبوت جزئیہ کا سو وہ بیشک
اس امت مین بطفیل اتباع خاتم النبیین
صلعم کے ضروری ہے ورنہ تعلیم دعا
اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت
علیہم کی عبث ہو جاویگی اور آنحضرت
صلعم کا فیض جاری الی یوم القیام
منقطع ہو جاوے گا جو انا اعطیناک الکوثر
کے مخالف ہے ونعم ما قال الامام

ایں آتشے کہ دامن آخر زمان بسوخت
از ہر جارہ اش بجند نیر کو خرم

اور پھر نظر کرو اس حدیث پر کہ مثل
امتی کمثل المطر لایدری اولہ خیر ام اخرہ
کہ کس شان سے آنحضرت صلعم نے

اپنے اس فیض جاری کے بقا کے لیئے الی یوم القیام ارشاد فرمایا ہے اور دوسری حدیث اس حدیث کے بیان واقع ہوگئی ہے کیف تہلک امۃ انا اولہا والمسیح ابن مریم اخرہا۔

سوال سوم

حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل خاتم النبیین کے لفظ کو محفوظ رکھنے کے واسطے ہے کہ مشابہ بالنبی شخص کو عالم امت سے تعبیر فرمایا نہ بلفظ نبی الخ

الجواب - یہ حدیث واسطے بیان کرنے علو درجات علماء کے ہے نہ مسیح موعود کے لیے کہ اسکا درجہ تو علماء سے کہیں بڑھ کر ہے پس جبکہ علماء امت مانند انبیاء بنی اسرائیل کے ہوئے تو بموجب فحوائے خطاب کے مجددین مبعوثین اور مامورین مجددین خصوصاً مسیح موعود کا درجہ علماء سے بدرجہ اولے بڑھ کر ہونا چاہیئے اسیواسطے مسیح موعود کو نبی اللہ فرمایا گیا نہ کالنبی - پس یہ حدیث تو موید مدعا ہوگئی بلکہ اس امت مرحومہ کا تو طالبعلم بھی ایسے مدارج عالیہ پر پہونچ جاتا ہے کہ درمیان انبیاء اور اس طالبعلم کے صرف ایک درجہ باقی رہجاتا ہے کما قال تعالے والذین اوتوا العلم درجات اور حدیث نے اس ایت کی یہی تفسیر کردی ہے کہ من جاءہ الموت وہو یطلب العلم لیحیی بہ الاسلام فبینہ وبین النبیین درجۃ واحدۃ فی الجنۃ رواہ الدارمی خلاصہ یہ کہ جبکہ بموجب کتاب و سنت صحیحہ کے ایک ادنے طالب علم دین کا یہ مرتبہ ہے تو پھر مسیح موعود اور مہدی معہود جسکو خود رسول مقبول صلعم نبی اللہ فرماویں کیوں اسکے مدارج عالیہ میں طرح طرح سے نکتہ چینیاں کیجاویں - تلک اذا قسمۃ ضیزی۔ تنبیہ وفات عیسی بن مریم تو نصوص قطعیہ سے ثابت ہوچکی ہے دیکھو قیمتہ الوداد نمبر ۲ و ۳ و ۴ کو اور قرآن مجید و حدیث میں وعدہ استخلاف و امامت کا بلفظ منکم اسی امت کے لیے ہوا ہے پس لامحالہ نبی اللہ کا لقب اسی امت میں سے مجدد اس قرن کے لیے متعین ہوگیا۔

سوال چہارم - کیا وحی اور رسول اور نبی کے الفاظ کی تعبیر بالفاظ الہام و ملہم یا مجدد و محدث درست نہیں تھے جیسا کہ اس سے پہلے ہوتا رہا۔

الجواب - یہ سب الفاظ قریب قریب مترادفہ ہیں اور دونوں طرح تعبیر کرنا درست ہے اور ہر دو تعبیر کتاب اور سنت صحیحہ میں موجود ہے ہاں عوام علما کے خیالات اسکے خلاف تھے اور چونکہ ایسے خیالات عظمت شان خاتم النبیین میں موہم ابتریت کے تھے کیونکہ ایسے خیالات سے سلسلہ کمالات نبوت حضرت خاتم النبیین صلعم کا بالکل منقطع ہونا مفہوم ہوتا تھا اور ویسے خیالات سے آنحضرت صلعم کی ختم نبوت کی شان گھٹتی تھی لہذا یہ ضرورت ان تعبیرات کیلئے مقتضی ہوئی کیونکہ ایک مقصد عظیم مقاصد مسیح موعود سے عظمت شان آنحضرت صلعم کا دنیا پر ظاہر کرنا بھی ہے بخلاف یداللہ فوق ایدیہم اور قل یا عبادی اور ما رمیت اذ رمیت اور انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی کے کہ انکے معنی ظاہری کا لینا مخالف نصوص کتاب اللہ اور سنت صحیحہ کے ہے۔

سوال پنجم - اگر مجدد قرن ہذا یعنی مہدی و مسیح موعود اپنی خطاء اجتہادی سے یا کسی دوسری وجہ سے خدا اور خدا کے رسول کے قول کے متناقض قول پیش کرے تو اس کی صحت کا ہمارے پاس کیا معیار ہے انتہی ملخصاً۔

الجواب - اجتہادی خطا بالفرض اگر اسکے اجتہاد میں ہو تو بحیثیت مجتہد ہونے کے ہوگی نہ باعتبار ملہم ہونے کے اور شریعت اسلام میں المجتہد قد یخطی و قد یصیب مسئلہ مسلمہ ہے لقولہ تعالے ففہمناہا سلیمان حضرت داؤد کی خطاء اجتہادی جو نبی تھے - ان کے بیٹے سلیمان علیہ السلام کو سمجھائی گئی اور اجتہاد سلیمانی اللہ تعالے کے نزدیک پسند ہوا دیکھو اس آیت کی تفسیر کو اور معیار اسکا ہمارے پاس وہی نصوص شرعیہ اسلامیہ موجود ہیں جن کی نسبت وارد ہے کہ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ ہاں ایسے ملہم مامور من اللہ کا خطائی اجتہاد پر علی الدوام قائم رہنا ہوسکتا ہے اور نہ اسکو ایسا الہام ہوسکتا ہے جو مخالف کتاب اللہ اور سنت صحیحہ کے ہو لقولہ تعالے ان عبادی لیس لک علیہم سلطان اور اگر خطائے اجتہادی واقع ہی ہوجاوے تو اللہ تعالے اسکو اس پر قائم نہیں رکھیگا لقولہ تعالے فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان ثم یحکم اللہ آیاتہ وجہ اسکی یہ ہے کہ اسکی بعثت بلاحجاب و غبار کے ایک ظل کامل ہے اپنے اصل موصل کا اور ظل اپنے اصل سے مخالف نہیں ہوسکتا اگر ایسا کچھ ہو تو پھر یہ بھی جائز ہوجاوے کہ ظل افتاب کا جو دھوپ ہے مخالف و مناقض آفتاب کے ہوجاوے یعنی تاریکی اور ظلمت ہوجاوے - اندرینصورت جو مقصود اسکی بعثت سے ہے وہ بالکل فوت ہوجاویگا کہ الشئی اذا خلی عن مقصودہ لغی تعینہ مسلمہ ہے اور اللہ تعالے کے افعال ایسے لغویات سے منزہ اور پاک ہیں کیونکہ مقصود الہی تو بعثت سے یہی ہے جو انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون میں مذکور ہے ہاں یہ امر بھی ہمپر واجب ہے ہی کہ ہم اسکے مجتہدات کو دوسرے مجتہدین کے مجتہدات سے مہما امکن ضرور ترجیح دیوینگے کیونکہ اسکا علم دیگر مجتہدین کے علم سے اعلی اور افضل ہے کیونکہ انوار الہام بھی اسکے ہمراہ موجود ہیں لیکن یہ تمام امور غلطی و خطا کے بطور فرض ہی کے ہیں ورنہ کوئی الہام حضرت اقدس کا آجتک خلاف نہیں پایا گیا اور نہ

کوئی الہام اس مسیح موعود کا ناسخ شریعت محمدیہ ہوسکتا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ کیطرف سے یہ وعدہ محکم ہوچکا کہ ہم اسکے حافظ رہین گے پھر نسخ کیسا کما قال تعالےٰ۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور پھر دیکھو کہ ظل اصل کا ناسخ کیونکر ہوسکتا ہے۔ اور نہ یہ ممکن ہے کہ قرآن کے احکام کے برابر حقیت مین کوئی ماموری من اللہ جدید حکم لاسکے کما قال تعالےٰ ولا یاتونک بمثل الا جئناک بالحق واحسن تفسیرا۔ اس مضمون جواب سے سوال نمبر ششم کا جواب بھی حاصل ہوگیا۔

سوال ہفتم۔ کیا مرزا صاحب کے الہامون مین غلطی کا اندیشہ نہین ہے یا کیا اس کی تعبیر مین غلطی کا اندیشہ نہین۔

الجواب۔ جن الہامونکو حضرت مرزا صاحب نے بطور قول فصل کے دنیا مین شایع فرمادیا ہے ان مین غلطی کا اندیشہ کیونکر ہوسکتا ہے ان کی اثبات حقیت کے لیے تو شہادات ارضی و سماوی موجود ہین ؎

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

چنانچہ واقعات خسوف و کسوف وغیرہ نے اس شہادت کو ثابت و قایم کردیا آگے رہی خطائے اجتہادی اگر انکی تعبیر مین واقع ہوجاوے سو اسپر ایسے ماموری مصلحین کا اصرار قایم نہین رہ سکتا لقولہ تعالےٰ وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی (و فی قراۃ ولا محدث کما فی البخاری) الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ فینسخ اللہ مایلقی الشیطان ثم یحکم اللہ آیاتہ۔ اور جناب نے جو قبر کی نسبت تحریر فرمایا مجھکو اس سے بڑا تعجب ہوا کیونکہ اول تو کوئی قبر حضرت عیسےٰ کی بالہام نہین بتلائی گئی دوم جو دو قبرین حضرت عیسےٰ کی حضرت اقدس کے رسائل مین لکھی گئی ہین وہ دونون موجود ہین جو قبر بیت المقدس مین ہے جس مین بعد واقعہ صلیب کے تین روز تک حضرت عیسےٰ رہے تھے وہ بھی موجود ہے اور وہان پر تو ایک بڑا ہجوم اور میلا ہوا کرتا ہے اور یہ قبر ایسی مشہور ہے کہ تمام مسافرین آیندہ روندہ بیت المقدس اور شام کے اسکو جانتے ہین اور انکی دیکھی ہوئی ہے اور جو قبر سری نگر کشمیر مین تحقیقات علمی سے دریافت کی گئی ہے اس قبر مین حضرت عیسےٰ ۱۲۰ برس کی عمر مین فوت ہوکر دفن ہوئے اس قبر کی تحقیقات کچھ تو رسالہ راز حقیقت شایع شدہ مین کی گئی ہے اور مفصل بیان اس کا کتاب مسیح ہندوستان مین موجود ہے یہ کتاب ابھی تک شایع نہین ہوئی اور از روئے الہام کے نہ قبر واقعہ بیت المقدس تبلائی گئی ہے اور نہ قبر واقعہ سری نگر معلوم کی گئی اور مقلدین کا فساد ضلالت جو آپنے تحریر فرمایا کہ انہون نے مجتہدین کے پیچھے قرآن مجید اور سنت صحیحہ کو چھوڑ دیا تو کیا رسول یا نبی مانکر قرآن مجید اور اتباع سنت صحیحہ متروک نہ ہوجاوے گا۔

الجواب۔ یہ مقلدون کی غلطی ہے جسکے لیے کوئی دلیل شرعی موجود نہین ہے اور ہم یہ مسئلہ مکرر ثابت کرچکے ہین کہ الہام ایسے ملہم کا جسکے ملہم ہونے پر شہادات سماوی و ارضی قائم ہوچکی ہون مخالف کتاب اللہ و سنت صحیحہ کے ہو ہی نہین سکتا کیونکہ ایسے ملہم کا الہام قطعاً منجانب اللہ ہی ہوتا ہے اور جو الہامات قطعاً منجانب اللہ ہو وین ان مین اختلاف کہان ہوسکتا ہے جس کی دلیل خود اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا علاوہ اس دلیل نقلی کے دلیل عقلی بھی ہم سابق مین لکھ چکے ہین کہ ظل اپنے اصل کا مخالف ہرگز نہین ہوسکتا اگر ایسا کچھ ہو تو آفتاب کا نور کسیوقت مین ظلمت بھی ہوجاوے ولا یمکن ذلک ابدا ہان بطور فرض کے اگر کسی الہام کے فہم و تعبیر مین خطا اور غلطی واقع ہوجاوے تو اس کی جانچ و پڑتال کے لیئے وہی اصل الظل یعنے کتاب اللہ اور سنت صحیحہ معیار موجود ہے اور ایسی خطائے اجتہادی پر بہی ایسے ملہم کا استمرار و دوام کے ساتھ اصرار نہین ہوسکتا لقولہ تعالےٰ۔ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان ثم یحکم اللہ آیاتہ اور پھر اگر کوئی شخص ایسے خطائے اجتہادی پر جو مخالف اس معیار کے ہوئے جو اصل الظل ہے علے تقدیر الفرض مثل مقلدین کے اصرار کرکر اس غلطی کو واجب التقلید سمجھے تو یہ اس کی بھی غلطی ہے جو ہرگز کسی کے لیے جائز نہین ہے لقولہ تعالےٰ قل مایکون لی ان ابدلہ من تلقاء نفسی ان اتبع الا ما یوحی الی انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم۔ اور معترض صاحب کی تقریر پر لازم آتا ہے کہ مجتہدین کو بھی دعوے اجتہاد کا جائز نہوتا کیونکہ مقلدین انکے دعوے اجتہاد سے گمراہ ہوگئے مگر یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ کوئی دعوے صحیح حسب تقاضائے اشد ضرورت جس کی تاکید منجانب اللہ بھی بڑے شد ومد سے واقعہ ہوئی ہو مثلاً جیسے یہی دعوے مسیحیت و مہدویت کا ہے اور نیز جو اس دعوے کے متعلقات اور مالہ وماعلیہ ہین یہ سب دعاوی اس خوف سے ترک نکئے جاوینگے کہ بعض لوگ اسکے مخالف یا گمراہ ہوجاوینگے۔ اس صورت مین تو سلسلہ خلافت محمدیہ کا ہی جسکا وعدہ آیت استخلاف

مندرجہ سورہ نور مین بڑے زور شور سے اللہ تعالے نے فرمایا ہے سب غت ربود ہو جاویگا ہان دنیا مین جب کبھی کوئی مامور من اللہ آیا ہے اس قسم کی مخالفت باضلالت تو ہمیشہ ہوتی رہی ہے -

خلاصہ مقال یہ ہے کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کے اس دعوے نبوت ظلی سے آنحضرت صلعم کی خاتمیت مین کچھ فرق نہین آسکتا بلکہ شان عظمت خاتمیت اسی کو مقتضی ہے کہ آپکی امت کے کمل افراد کو نبوت ظلی ضرور حاصل ہو خصوصًا خاتم الخلفا کو جو مسیح موعود و مہدی مسعود ہے کہ اس کی نسبت تو خود نبی کریم نے بلقب نبی اللہ یاد فرمایا ہے تا کہ عظمت شان خاتمیت دوبالا ہو اور رخسارہ عظیم الشان خاتمیت سید المرسلین وقاید النبیین مین کوئی نقص لازم نہ آوے جو مراد الٰہی انا اعطیناک الکوثر سے ہے اور مضمون ادعوا الی اللہ علے بصیرۃ انا و من اتبعنی حاصل ہو تا کہ امت مرحومہ طوفان بحار ظنون اور شکیات سے نجات پاکر ساحل یقین ایقان پر پہونچے جو دار و مدار نجات اخروی کا ہے کیونکہ ذخیرہ ظنیات و شکیات کا جواب امت مرحومہ کے پاس ہے وہ ساحل یقین و ایمان تک نہین پہونچا سکتا جسپر نجات اخروی موقوف ہے کما قال تعالے ان الظن لا یغنی من الحق شیئا اسی واسطے فرمایا گیا ہے کیف تہلک امۃ انا اولہا والمسیح اخرہا والسلام خیر ختام

کتبہ السید محمد احسن امروہوی
وارد حال قادیان ضلع
گورداسپور

پیسہ اخبار سے خط و کتابت

(مضمون بغرض اندراج پیسہ اخبار)

طاعون اور ایک عظیم الشان نشان

(مذہبی دنیا مین حیرت انگیز صدا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ آپ کے نوازشنامہ نے جو میرے رجسٹرڈ خط مورخہ ۲۰ - اپریل سنہ رواں کے جواب مین آپنے لکھا ہے مجھے جرأت دلائی ہے کہ مین مندرجہ ذیل مضمون پیسہ اخبار کے ناظرین کے فائدہ کے لیے خصوصًا اور عام لوگون کے لیے عمومًا بغرض اندراج پیسہ اخبار آپ کی خدمت مین ارسال کردن +

چونکہ مین اپنے سامنے بہت ہی محدود حصہ اخبار کے کالمون کا دیکھتا ہون اس لیئے تمہیدی امور کو چھوڑکر صرف مطلب کی بات کہنا چاہتا ہون - پیسہ اخبار کے ناظرین حضرت میرزا **غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود** کے نام سے بخوبی واقف ہین اور پیسہ اخبار مین انہون نے متعدد نوٹ آپکے متعلق پڑھے ہونگے اگرچہ مین افسوس کے ساتھ کہنا چاہتا ہون کہ پیسہ اخبار کے وہ نوٹ قابل اصلاح تھے جو پیسہ اخبار ہی کے ذریعہ ہونی چاہئے تھے جو نہین ہوئی + اور مین اگر اسکا ذمہ دار ایڈیٹر پیسہ اخبار کو قرار دون تو یہ صحیح ہے -

مین اسوقت ان تمام نوٹس پر ریمارک کرکے ناظرین پیسہ اخبار کو یہ دکھانا نہین چاہتا - کہ مثلاً آتھم کی پیشگوئی پر جو ریمارک کیا گیا تھا وہ اصل پیشگوئی ہی کے مفہوم اور منطوق کے خلاف نہ تھا بلکہ پیشگوئیون کی حقیقت اور قرآنی پیشگوئیون خصوصًا انذاری پیشگوئیون کی ناواقفیت کی بنا پر بھی تھا کیونکہ آتھم کا مرجانا اور اس کی موت کی پیشگوئی کرنیوالے مدعی کا اب تک زندہ رہنا کوئی چھوٹی سی بات نہین ایسا ہی مین حضرت مسیح موعود کے دعاوی اور دلایل پر کوئی مبسوط بحث کرنے کیلئے بھی اسوقت موقع نہین دیکھتا اسلیئے مین اس بحث سے بالکل الگ رہتا ہون کہ قرآن کریم نے کس طرح پر حضرت مسیح کی وفات کا زور شور سے ذکر کیا ہے اور توفی کا وعدہ کرکے فلما توفیتنی مین مسیح کا اقرار موجود ہے اور نہ مین موسوی سلسلہ کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مماثلت پر بحث کرکے یہ دکھانا چاہتا ہون کہ ان دونون سلسلونکا توافق کس طرح طبعی طور پر چاہتا ہے کہ چودھوین صدی مین آنے والا مجدد مسیح موعود ہو اور اسی طرح مین ان نشانات پر بھی جو مسیح موعود کے لیے مقرر تھے اور پورے ہو چکے ہین بحث کرنے کا موقع نہین پاتا ہون مثلاً کسوف خسوف کا رمضان مین ہونا یا ذوالسنین ستارہ کا نکلنا وغیرہ اور ایسا ہی مجھے موقع نہین کہ مین ان مناظرات اور مباحثات پر ریویو کردن جو آج تک حضرت مسیح موعود سے ہو چکے ہین علے ہذا القیاس مین ان کئی سو پیشگوئیون کا تذکرہ بھی کمی گنجایش کی وجہ سے نہین کرسکتا جو پوری ہو چکی ہین اور نہ مین اس مضمون پر کچھ کہہ سکتا ہون کہ پیر گولڑی اور تمام علماء ہند و پنجاب نے آپ کی اس عظیم الشان دعوت کے مقابلہ مین کس قدر قابل افسوس سکوت اور عاجزی ظاہر کی جو انہون نے قرآن کریم کے حقایق و معارف کو عربی فصیح بلیغ تفسیر کیصورت مین مقابلہ کرنے یا قبولیت دعا کا نشان دکھلانے کے لیئے کی تھی - مین اسوقت آپ کی ان خدمات کا تذکرہ بھی کرنا نہین چاہتا جو نصارے - آریون اور سکھون کے مقابلہ مین اسلام کی آپنے کی ہین اور نہ اس سلسلہ کی پولیٹکل حالت پر بحث کرکے یہ دکھانے کی کوشش کرسکتا ہون کہ یہ سلسلہ کس طرح پر گورنمنٹ کے لیے مفید مبارک اور امن بخش اصولون کی بنا پر ہے اور کس طرح اس خاندان نے ہمیشہ گورنمنٹ کی خدمات کی ہین کیونکہ یہ مضامین بحث طلب ہین اور پیسہ اخبار کے کالمونمین

گنجایش کم اس لیے مین ان سب امور کو چھوڑ کر اصل مطلب کا تذکرہ کرتا ہون جیسا کہ مین نے اوپر بیان کیا ہے حضرت اقدس کا یہ دعوے کہ مین مسیح موعود ہون کوئی چھوٹا دعوے نہین بلکہ عظیم الشان ہے اسلیے ہر دانشمند اور سلیم الفطرت انسان کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ کسی قسم کے اعتراض یا نکتہ چینی اور انکار سے پہلے اسکے متعلق مدعی مسیح موعود کی تصنیفات کو بغور پڑھے مگر جلد باز انسان ایسا نہین کرتے اگرچہ نصوص قرانیہ اور حدیثیہ - اور عقلی شہادتون اور دلایل کے ساتھ اور آسمانی نشانون اور تائیدات سے اس سلسلہ کی سچائی ظاہر کی گئی لیکن پھر بھی بہت لوگون نے اسی طرح مخالفت کی جس طرح منہاج نبوۃ پر قائم ہونے والے سلسلون کی ہوتی ہے - حضرت اقدس کے دعاوی کی شناخت کا صحیح معیار یہ تھا کہ اسے منہاج نبوۃ پر آزمایا جاتا مگر ایسا نہین کیا گیا آخر خدا تعالٰے نے ایک عظیم الشان نشان قایم کیا ہے جیسا کہ پچیس برس پہلے براہین احمدیہ مین یہ الہام موجود ہے -

دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا

اور لا یصدق السفیہ الا سیفۃ الہلاک وغیرہ وغیرہ پس جن لوگون کو پہلے نشانات اور دلایل و براہین نے کوئی فایدہ نہین پہونچایا - وہ اسوقت اس نشان سے جو طاعون کی صورت مین نمودار ہوا ہے فایدہ اٹھائین - حضرت اقدس نے یہ مشتہر کر دیا ہے کہ **طاعون میرے لیے ایک نشان** ہے اور آج سے پانچ سال پہلے پیشگوئی شایع کی گئی تھی کہ پنجاب مین طاعون کے پودے لگائے جا رہے ہین اور جو لوگ پنجاب کے حالات سے واقف ہین کم از کم پیسہ اخبار کے پڑھنے والے بخوبی جانتے ہین کہ اب پنجاب کی کیا حالت ہے - اسیوقت حضرت اقدس نے یہ بھی مشتہر کر دیا تھا کہ مجھے الہام ہوا ہے - **انہ اوی القریۃ** یعنے قادیان کو خدا تعالٰے اس پراگندگی سے **محفوظ رکھے گا** اور اب اسی کی تائید مین یہ الہام بھی ہوئے ہین **لولا الاکرام لہلک المقام** اور پھر **انی حافظ کل من فی الدار** - غرض ان الہامات کی بنا پر یہ عظیم الشان نشان سعادت مندون کے سامنے پیش کیا جاتا ہے کہ وہ اسوقت اپنی زبانون کو روک کر کم از کم تین چار دن تک اسکا انتظار کرین اور دیکھین کہ کیا قادیان اس افراتفری اور موت الکلاب سے جو طاعون کی وجہ سے دوسری جگہون مین ہوئی ہے محفوظ رہتا ہے یا نہین؟؟ اور یہ امر مبنی ہے مقابلہ پر اگر مقابلہ کے وقت نسبتاً قادیان اقرب بالامن اور دار الامان ثابت ہو جاوے تو اس سے بڑھ کر اور کیا نشان ہوگا لیکن اسکے ساتھ ہی یہ بھی ضرور ہے کہ وہ لوگ جو ملہم یا مستجاب الدعوات ہونیکے مدعی ہین خواہ وہ گدی نشین ہین یا شایخ الکاف رض ہے کہ وہ بھی اپنی قبولیت دعا اور الہام کا کوئی کرشمہ دکھائین - اور ہم ان سے کوئی زائد امر نہین چاہتے بلکہ جسقدر یہان ظاہر کیا گیا ہے اسی قدر وہ ظاہر کر دین کہ **فلان مقام محفوظ رہیگا** مثلاً لاہور یا امرتسر یا کلکتہ یا کوئی اور ناظرین پیسہ اخبار کے لیے شاید یہ امر زیادہ دلچسپی کا موجب ہو کہ اس مقابلہ مین منشی الٰہی بخش صاحب مصنف عصائے موسے جسکی کتاب پر پیسہ اخبار مین ریویو چھپا تھا اور ایڈیٹر پیسہ اخبار نے جسکی تعریف کی تھی اور پیر گولڑوی جنکے مقابلہ تفسیر نویسی سے گریز کی پردہ پوشی بذریعہ پیسہ اخبار کی گئی تھی اس میدان مین خصوصاً نکلین اور وہ اپنے شہرون کی نسبت ایسی پیشگوئی کرین اور ایسا ہی انجمن حمایت اسلام جو اپنی قبولیت دعا مین استسقائی نماز پر بارش ہونے کا دعوے کرتی ہے اپنی دعا کا ثمرہ قبل از وقت شایع کر دے اور اسی طرح ہندوؤن آریون عیسائیون کو بھی حق ہے کہ اگر وہ خدا تعالٰے کے ساتھ اپنے تعلقات کے ثبوت اور اپنے مذہب کی زندگی کے اظہار کے لیے ایسا نشان پیش کرین تو یہ امر حق و باطل مین فارق ہو جائیگا - پس اگر کوئی اس مقابلہ مین نہ آیا تو پھر یقیناً کسیکو حق نہین پہونچتا کہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت کرے اور ایسا ہی اگر مقابلہ مین قادیان اقرب بالامن ثابت ہو اور وہ شہر اقرب بالامن ثابت نہین جنکا اشتہار دوسرے لوگ دینگے تب بھی حضرت مسیح موعود کی مخالفت جائز نہ ہوگی - لیکن اگر مقابلہ کرنے والون نے اپنے الہام شایع کر دیے اور وہ الہام صحیح ثابت ہوئے تو پھر انکا حق ہوگا جو چاہین سو کہین لیکن سر دست اسپر کسی قسم کی نکتہ چینی کرنی اخلاقاً اور انصافاً ناجائز ہے کیونکہ جب تک تین چار ہفتے نہ گذر جاوین اسپر کوئی رائے قایم کرنے کا کسی کو حق نہین ہونچتا پس مین پیسہ اخبار کے ایڈیٹر صاحب کی خدمت مین عرض کرنا چاہتا ہون کہ وہ پیسہ اخبار مین اس عظیم الشان نشان کا مقابلہ کرین جو تحریرین اس قسم کی آئین وہ چھاپ دی جائین اور ایسا ہی الحکم مین طبع ہوتی رہین اور نیز ایڈیٹر کی طرف سے کسی قسم کا حاشیہ نہ چڑھایا جاوے بلکہ ایڈیٹر کی رائے آخری وقت تک محفوظ رکھی جاوے اور جب وقت گذر جاویگا پبلک خود صحیح نتیجہ پر پہونچ جاویگی مین امید کرتا ہون کہ یہ سلسلہ مضامین کا نہایت دلچسپی سے دیکھا جاویگا اور انصاف پسند طبیعتین اس سے بہت کچھ فائدہ اٹھائین گی لیکن یہ ضرور ہوگا کہ کوئی غیر متعلق تحریر شایع نہ کیجاوے صرف اس قسم کی تحریرین شایع ہون کہ فلان شخص اپنے الہام سے فلان شہر کے محفوظ رہنے کی پیشگوئی کرتا ہے جس مین وہ رہتا ہے اور اسکی عزت و احترام کی وجہ سے خدا نے اسکو محفوظ کر لیا ہے اور یہ مقابلہ اسی رنگ اور شان کا ہوگا جیسا کہ قادیان کا کیا جاویگا - اس مقابلہ سے سر دست کئی فایدہ ہونگے - اول یہ کہ سب دشنام کا سلسلہ بند ہو جاویگا ...

+ یہ وہ نشان ہے کہ قرآن کریم - احادیث اور انجیل سے بھی مسیح موعود کا نشان ٹھیرایا گیا ہے -

صم صم کر دینگے + ایسی تحریرین دفتر پیسہ اخبار اور دفتر الحکم قادیان مین آنی چاہئین + والسلام + پبلک کا خیر خواہ شیخ یعقوب علی تراب مدیر ایڈیٹر الحکم قادیان -

کیا قادیان طاعون سے پاک نہین ؟

الحکم کے ناظرین اور دوسرے لوگ غالباً جب بعض اخبارون مین پڑھتے ہونگے کہ قادیان مین طاعون کی وارداتین ہوئی ہین تو ان کو حیرت اور تعجب ہوتا ہوگا + ہمنے اس معاملہ پر آجتک ایک سطر بھی لکھنے کی اس لئے ضرورت نہ سمجھی تھی کہ جب اخبارات مین محض بے حیائی اور ابلہ فریبی کی راہ سے خدا تعالے کے سخت وعید لعنت اللہ علے الکاذبین سے نہ ڈر کر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنون کے مجذوم ہونے کی خبر شائع کی گئی تھی اور دانشمند اور شریف پبلک نے یہ نتیجہ نکال لیا تھا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت مین اب اس قسم کی بیہودگیون اور شرارتون کے سوا مخالفون کے پاس کچھ نہین رہا تو ہمارا خیال تھا کہ بہت سے لوگ اس قسم کی بیہودگیون اور بازاری خبرون کی توثیق مین ضرور شبہ کرینگے اور انکو بھی اسی قسم کی مخالفانہ حرکتونکا نتائج قرار دینگے لیکن ہمکو افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ بعض دیسی اخبارون نے (جن کی نسبت ہمارا خیال تھا کہ وہ بدون تصدیق تمام خبرونکو درج نہ کرتے ہونگے) اس قسم کی بازاری خبرونکو اپنے اخبارات مین جگہ دی تو ہمین خاموش رہنا گناہ معلوم ہوا۔ اسلیئے ہم سردست مختصر طور پر اس سوال کو حل کرنا چاہتے کہ **قادیان طاعون سے پاک نہین ؟**

ہمکو لاہور کے اخبار وطن اور پیسہ اخبار کی خطرناک غلطی پر سخت افسوس ہے۔ کہ دونون اخبارون کے ایڈیٹرون نے اصول اخبار نویسی کے خلاف محض بازاری خبر اپنے اخبار مین درج کرکے اپنی وقعت کو کم کرنا چاہا ہے۔

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے سب سے پہلے ہم یہ کہنا چاہتے ہین کہ قادیان مین طاعون کی کسی شاذ واردات کا ہو جانا اس **عظیم الشان وحی** اور پیشگوئی کی وقعت کو کم نہین کر سکتا جو قادیان کے محفوظ رہنے اور اقرب بالامن ثابت ہونے کے متعلق الحکم مین اور الگ اشتہارون کے ذریعہ شائع ہوچکی ہے مگر کوئی احمق اس سے یہ نتیجہ نکالکر اپنی نادانی کا ثبوت نہ دے کہ ہم گویا تسلیم کرتے ہین کہ قادیان طاعون سے پاک نہین ؟ اگر وہ اس سے اس نتیجہ پر پہونچے تو وہ ہم پر افترا کرتا ہے ہمارا یقین ہے کہ اللہ تعالٰے قادیان کو اس افراتفری اور موت الکلاب سے جو طاعون کی وجہ سے دوسرے شہرون مین ہوئی محفوظ رکھیگا +

لیکن اسوقت جو پیسہ اخبار نے دوسرے اخبارون کا پس خوردہ کھا کر یہ شائع کیا ہے کہ **قادیان مین طاعون ہے۔**

یہ **سراسر جھوٹ اور کذب** ہے ہم اس بات کے ذمہ دار نہین ہو سکتے کہ کوئی آدمی خدا سے نہ ڈر کر محض جھوٹ پیسہ اخبار کو لکھدے کہ قادیان مین طاعون کی وارداتین ہوئی ہین + بحالیکہ ایک بھی کیس نہ ہوا ہو اور نہ ہم اس بات کے کفیل ہو سکتے ہین کہ کوئی ناواقف چوکیدار اپنی کتاب مین **طاعون** کے ذریعہ کسی موت کا ہونا ظاہر کرے باوجودیکہ وہ پلیگ کے حالات اور اسکی علامات اور تشخیص کرنے کے محض ناقابل ہو۔ لیکن ہان ہم یہ کہنے کا حق رکھتے ہین کہ قادیان مین طاعون کے ہونے یا نہ ہونے کے متعلق **میڈیکل آفیسر پلیگ ڈیوٹی** کی تصدیق ہونی چاہیئے۔ ہم کسی اگلی اشاعت مین سرکاری تحریرون کی بنا پر یہ شائع کرنے کے قابل ہو سکین گے کہ قادیان مین جو طاعون کے کیس ہونے کی خبرین شائع کی گئی ہین وہ محض جھوٹ اور افترا اور پچاس ہزار سے زاید گورنمنٹ کی مخلص اور فرمانبردار رعایا کی دلشکنی اور مذہبی فیلنگس کو صدمہ پہونچانے کی غرض سے شائع کی گئی ہین ہم اس معاملہ کے متعلق جو کچھ لکھینگے وہ انشاء اللہ سرکاری تصدیق کی بنا پر لکھینگے اور اس کے پولیٹیکل نتائج اور اثر پر گورنمنٹ کو توجہ دلائینگے

اسوقت لاہور کا پیسہ اخبار مورخہ ۲۴ مئی سنہ ۱۹۰۲ء ہمارے سامنے ہے جسکے صفحہ ۶ کالم اول مین **قادیان مین طاعون** کے موتین کے عنوان سے ایک مختصر سا نوٹ لکھا گیا ہے جس مین ۴ کیس دکھائے گئے ہین۔ ہم سردست دو چار کی بابت لکھتے ہین باقیون کو اسی پر قیاس کر لو پیسہ اخبار کو اس خط کی بنا پر لکھنے سے شرم کرنی چاہیئے تھی مولا چوکیدار اور نتھو چوکیدار کی بابت جو لکھا ہے یہ صریح جھوٹ ہے مولا چوکیدار ۲۰ فروری سنہ ۱۹۰۲ء کو فوت ہوا اور رجسٹر اموات مین نمبر ۳۵ پر اسکی موت کا باعث بخار درج ہے اور نتھو جو ۱۸ اپریل کو فوت ہوا نمبر ۶۹ پر اسکی موت کا باعث بھی بخار درج ہے پھر تعجب ہے کہ یہ لوگ جھوٹ بولنے سے ذرا بھی پرہیز نہین کرتے کیا پیسہ اخبار اپنے اس جھوٹ کی تردید کریگا؟ مولا چوکیدار کی بیوی ابتک زندہ ہے اور تندرست ہے اگر پیسہ اخبار نے اپنی اس تحریر کی تردید نکی تو اندیشہ ہوتا ہے کہ اس قسم کی غلط اور رنجدہ خبر کا خمیازہ اسے کھینچنا پڑے۔ مولا چوکیدار کی کوئی لڑکی نہ کبھی تھی اور نہ فوت ہوئی اب اس سے بڑھکر قابل شرم کمینہ جھوٹ کیا ہوگا۔ ہم دیکھینگے کہ پیسہ اخبار صاف طور پر اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہے یا ہضم!

پسر بڈھا تیلی بھی ان متوفیون مین ایک نام ہے اور یہ لڑکا دفتر الحکم سے کوئی دس گز کے فاصلہ پر فوت ہوا ہے + اور ساری قادیان کو معلوم ہے کہ لڑکا سگ دیوانہ کے کاٹنے سے فوت ہوا ہے اور پیسہ اخبار کا راست بیان ایڈیٹر اسکو طاعون کی واردات قرار دیتا ہے + اب ہم اس صریح جھوٹ کو بغیر لعنت اللہ علے الکاذبین کے اور کیا کہین پیسہ اخبار اگر عمداً جھوٹ کی نجاست پر منہ نہین مارتا تو وہ اسکی تکذیب کرے۔ مولانا مولوی نورالدین صاحب حکیم الامت کی کسی رشتہ دار عورت کے طاعون سے مر جانیکی خبر لکھ کر پیسہ اخبار یا اسکو دوسرے رفیقون نے جو ایک عظیم الشان گروہ کو صدمہ پہنچایا ہے اسکے لیے **قانونی حقوق** کو ہم محفوظ رکھتے ہین اور کسی مناسب موقعہ پر ایسے صریح جھوٹ بولنے والونکو معلوم ہو جاویگا کہ جھوٹ بولنے کی کیا سزا ہے؟ مولوی صاحب موصوف کی کوئی رشتہ دار عورت جسکو بعض تحریرون مین ساس ظاہر کیا گیا ہے نہ کبھی طاعون زدہ ہوئی اور نہ طاعون سے ہلاک ہوئی + اگر پیسہ اخبار نے عمداً جھوٹ نہین بولا تو وہ اس بیہودہ سرائی کے متعلق تحقیق کرکے اپنی نیک نیتی کی اس سے بڑھکر اور کیا دلیل ہوگی +

ہوشیار باش

اے پنجاب کے مسلمانو! اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو اور میری آواز پر کان دھرو۔ اب تو خداوند تعالے کے غضب نے سارے پنجاب کو چاروں طرف سے گھیر لیا ہے اور بے انتہا جانیں تلف ہو رہی ہیں اور تمہارے یہ خیال ہیں کہ یہ بیماری بھی ہیضہ کی بیماری کی طرح چند روز تاراج کر کے نکلجاوے گی نہیں بلکہ یہ وہ بیماری ہے جو مدتوں رہتی اور جہاں پڑ جاوے وہاں کے باشندے کیا انسان کیا حیوان سب کو چٹ کر جاتی ہے گویا ٹڈی دل کی طرح نہ گیہوں کے درخت کو چھوڑتی ہے اور بھنگ کے درخت کو بالکل ویرانہ بنا دیتی ہے اور اسی بنا پر گورنمنٹ کیطرف سے بھی اسکے روکنے کے واسطے بڑا تردد کیا جا رہا ہے اس واسطے تم لوگوں کو مناسب ہے کہ تم اپنے آپ پر رحم کھا کر اس نسخہ سے فائدہ اٹھاؤ جو حضرت امام الوقت نے تمہارے سامنے پیش کیا ہے یعنی تم سچے اور اضطرار دل کے ساتھ اللہ تعالے کے حضور توبہ اور زاری کرو اور اس نذیر سے جس نے صدی کے سر پر اللہ تعالےٰ کی قدیم سنت پر ظاہر ہو کر تم کو للکارا پر تمنے اس کی آواز کو نہ سنا بلکہ الٹا اسکو جھٹلایا اور مذاق بازی سے کام لیکر خدا کے غضب کو بھڑکایا۔ التجا کرو کہ وہ دعا کریں کہ تم پر سے یہ غضب اٹھا لیا جائے تمہاری مذاق بازیوں پر اللہ تعالے ان کو خبر دے چکا ہے اور تم اسے سن چکے ہو کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا سو یاد کر لو کہ یہ وہی زور آور حملے ہیں پس اگر تم خدا کے اس غضب سے رہائی چاہتے ہو تو اپنے آپ کو پاک صاف بنا کر گوش دل سے امام الوقت کی باتوں پر کان دھرو اور خدا کے واسطے اسکا مذاق نہ اڑاؤ اور ان بیباکانہ باتوں سے باز آجاؤ اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کر کے اضطراروں کی سی شکل بنا کر خدا سے نصرت چاہو اور اس امام کو خدا کے حضور اپنا وکیل بنا کر خدا سے امان مانگو اور یقین کر لو کہ خداوند کریم اس کی دعا کو ضرور ضرور سنے گا اور تم لوگ بچ جاؤ گے اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو یاد رکھو کہ آخر پشیمان اور شرمندوں کی طرح تم کو ایسا کرنا پڑیگا لیکن اسوقت تک کہ تم کو پشیمان ہو تمہارے بہت سے عزیز اور اقارب تم سے جدا ہو چکے ہونگے اور اے لاہور اور امرتسر شہروں کے مسلمانو تم کسی ناسمجھ جو، فروش گندم نما کی باتوں میں نہ آجانا کہ تمہارے شہروں میں طاعون نے دخل نہیں کیا یا نہیں کریگا بلکہ یاد کر لو کہ امام الوقت نے تحدی سے تم لوگوں کو آگاہ کر دیا ہے کہ اگر تم لوگ توبہ اور استغفار سے کام نہیں لوگے تو ضرور طاعون تمہارے شہروں میں آویگا اور یہ میں کہتا ہوں کہ دیر آید درست آید۔ ایسا درست ہو کر نہ آوے کہ تم کو درست بنا کر چھوڑے اور جو حالت نباتات کی ٹڈی دل کا پونگ کرتا ہے وہ ظاہر ہے یا جو وہی صورت طاعون کے پچھاڑے کا نہ ہو جاوے لہٰذا تم ابلہ فریبوں سے بچو اور اپنے رب سے صلح کیواسطے کوئی ذریعہ تلاش کرنیکی فکر کرو ورنہ پچھتاؤ گے انجمن حمایت اسلام نے جو کشتی اس طوفان سے بچنے کے واسطے تمہارے لیے تجویز کی وہ خوب تو ہے مگر اسکے ساتھ کوئی ملاح نہیں ہے جو علم دریا سے واقف ہو اسواسطے وہ خطرناک ہی ہے آؤ تمکو میں ملاح کا پتہ دوں وہ قادیان میں ہے اور اسنے بھی ایک کشتی خدا کے حکم سے تیار کی ہے آؤ اور اس میں سوار ہو جاؤ ورنہ جب لنگر اٹھا لیا جاویگا اسوقت اس مسافر کیطرح افسوس کرنا پڑیگا جسکو کشتی چھوٹ جانے پر رات لب دریا آجایا کرتی ہے۔ الراقم

شیخ عطا محمد صاحب اورسیر از بلوچستان کوئٹہ

رسید زر قیمت اخبار

۱- جناب شیخ رحمت اللہ صاحب لاہور بقایا سابقہ۔ .... لعہ
۲- جناب حافظ محمد اسحاق صاحب اورسیر بقایا سابقہ ۸
۳- جناب حافظ غلام رسول صاحب سکینڈ ماسٹر سنہ ۱۹۰۲ء ...... صہ
۴- مرزا حاکم بیگ صاحب۔ بقایا سابقہ ۱۲
۵- ڈاکٹر سید جلال صاحب از بربا سنہ ۱۹۰۲ء ..... ۱۔
۶- جناب محمد نواب خانصاحب ثاقب جاگیردار سنہ ۱۹۰۲ء۔ صہ
۷- جناب منشی منصب علیخانصاحب اہلکار نواب محمد علی خانصاحب - صہ
۸- جناب نواب محمد علیخانصاحب برائے جماعت مالیر کوٹلہ - صہ
۹- میر عنایت علی صاحب خزانچی نواب صاحب موصوف۔ صہ
۱۰- جناب حکیم محمد زمان صاحب معالج خاندان نواب صاحب موصوف ...... للعہ
۱۱- جناب نواب محمد علیخانصاحب بقایا سابقہ .... للعہ
۱۲- ایڈیٹر صاحب صحیفہ البشرٰی ۔۔۔
۱۳- بابو محمد بخش صاحب انور سنہ ۱۹۰۲ء .... صہ
۱۴- ماسٹر ولی اللہ صاحب لاہور سنہ ۱۹۰۲ء .... صہ

میزان ۔۔۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے دوسرے خریداران اخبار جنکے ذمہ کچھ بھی باقی ہے وہ اسوقت بھیجکر ہماری مدد کرینگے +

(ایڈیٹر)

مختصر نوٹ اور نکات

نیشنلٹی اور ہیومنٹی آج کل یورپ کی تقلید وضع کے شوق اور جوش نے بہت سی خیالی اور بیہودہ باتون کو سرون مین بھر دیا ہے ان مین سے ایک **نیشنلٹی** ہے۔ یہ ایک لفظ ہے جو آج کل کے نو تعلیم یافتون کی زبان پر عام ہے مگر ہم کو افسوس اور تعجب سے کہنا پڑتا ہے کہ اس لفظ کا جو کچھ مفہوم اور مقصد ہے وہ امن کی زندگی بسر کرنے نہین دیتا۔ **نیشنلٹی** کا اقتضایہ ہے۔ کہ دولت۔ ثروت۔ علمی قابلیت اور لیاقت حکومت۔ اور سلطنت غرض سب کچھ اسی ایک قوم کو دیجاوے جو اس نیشنلٹی کو پیدا کرنا چاہتی ہے۔ مثلاً ایران کی نیشنلٹی کا تقاضا یہ ہے کہ دنیا مین ایران ہی ایران ہو اور یورپ کا یہ کہ یورپ ہی ہو۔ وقس علے ہذا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ **نیشنلٹی** خود غرضی کی تعلیم دیتی ہے یا نہین؟ غایر نظر کے بعد صاف معلوم ہو گا کہ یہ خود غرضی ہے۔ یہ تو ہے یورپین تہذیب کا خلاصہ اور مغز برخلاف اسکے **اسلام** نے ہمیشہ **ہیومینٹی** یعنی نوع انسان کی ہمدردی کا سبق دیا ہے اور اس نے اخوت پیدا کرنی چاہی ہے اسلام اس امر کی تفریق ہرگز نہین کرتا کہ فلان ہندی ہے یا ترکی عربی ہے یا فارسی۔ اسلام کے نور کے نیچے آکر خواہ کوئی ہی ہو سب کے حقوق یکسان اور عادی ہوتے ہین اسکی وجہ یہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت عام تھی اور وہ **رحمۃ للعالمین** ہو کر آئے تھے اور اس قدر عظیم الشان رتبہ خدا تعالٰے کے فضل و کرم کی مظہریت تامہ کا کسی دوسرے کو ملا نہین اسلئے تمام دوسری تعلیمین اور ہدائتین اپنی جگہ گو کیسی ہی کامل ہون مگر اسلام کے مقابلہ مین تکمیل طلب تھین۔ جو اسلام ہی سے ہوئی۔

ایک عیسائی فاضل اپنی کتاب اکاؤنٹ آف محمڈنزم مین لکھتا ہے کہ یہ تو ہے کہ جسقدر معزز گواہیان اور سندین بنی اسلام (صلے اللہ علیہ وسلم) کے لیے پیش کیجا سکتی ہین ایک عیسائی کی قدرت نہین ہے کہ ایسی گواہیان یسوع کے معجزات کے ثبوت مین عہد جدید سے پیش کر سکے اور اس سے زیادہ یا اس سے بہتر سندین لا سکے۔

قرآن کریم مین ابتک دو عظیم الشان نہرین جاری ہین اور وہ ابد الاباد تک جاری رہین گی ایک دلایل عقلیہ کی نہر دوسری آسمانی نشانون کی نہر لیکن عیسائیون کی انجیل ان دونون سے ہمیشہ بے نصیب اور خشک رہی ہے ولنعم ما قیل۔

کے پرستد بندہ را چز آنکہ نادانی بود
پس بگرید بر رہ شان ہر کہ گریانی بود
آن خداوندے کہ نامش ہست برہر گز ثبت
ہر کہ جوید آن خدا را او مسلمانے بود

ایک نادان عیسائی نے عدم ضرورت قرآن نام ایک رسالہ لکھ کر توریت کی بعض تعلیمون کا ذکر کر کے قرآن کریم کے وجود کو بے ضرورت بتایا ہے لیکن ہمین اسکی اس خوش فہمی پر رحم آتا ہے۔ کہ اسکو ابھی تک اتنا بھی معلوم نہین کہ تمام کتابین یعنی سبی کی کتاب توریت سے لیکر انجیل تک ایک خاص قوم یعنی بنی اسرائیل کو اپنا مخاطب ٹھیراتی ہین اور صاف اور صریح الفاظ مین کہتی ہین کہ ان کی ہدائتین عام فائدہ کے نہین بلکہ صرف بنی اسرائیل کے وجود تک محدود ہین مگر قرآن شریف کے مدنظر تمام دنیا کی اصلاح ہے۔ پھر جب کہ قرآن شریف کی اصل غرض عام خلایق کی اصلاح ہے اور توریت کی غرض صرف بنی اسرائیل تک محدود ہے تو توریت کی بعض باتون کو پیش کر کے کہنا کہ پہلے سے موجود ہین کیسی حماقت اور نادانی ہے۔

معاملات کی صفائی مین اور انصاف کو ہاتھ سے نہ دینے مین قرآن کریم نے جو تعلیم دی ہے وہ دنیا کی کسی دوسری مذہبی کتاب یا ہدایت نامہ مین ہرگز نہ ملے گی چنانچہ ایک مقام پر فرماتا ہے یا ایہا الذین آمنو کونوا قوامین بالقسط شہداء للہ ولو علے انفسکم او الوالدین والاقربین الایۃ یعنے مومنو! انصاف پر مضبوط خدا کے لیے شہادت دینے والے رہو گو کسی طرح تمہارے یا تمہارے مان باپ یا قرابتیون کے حق مین مضر بھی ہو۔ اور ایک جگہ فرمایا **لا یجرمنکم شنان قوم علے ان لا تعدلوا**۔ کسی قوم کی ضد سے انصاف نہ چھوڑا کرو۔

غالباً جون سنہ ۱۸۹۶ء کا ذکر ہے کہ حضرت حکیم الامت نے امرت سر کے رؤسا کی تحریک اور درخواست پر اسلام کی ضرورت۔ صداقت اور فضیلت پر ایک عظیم الشان لیکچر دیا تھا۔ ہمنے اسوقت اس گرانقدر لیکچر کے نوٹ لیے تھے مگر خدا جانے وہ کہان جاتے رہے تاہم فاضل لیکچرار نے اپنے لیکچر کا خلاصہ جو شروع ہی مین کر دیا تھا ہم کو خدا کے فضل سے ابتک یاد ہے اور وہ صدا اسیطرح آج ۹ برس بعد بھی ہمارے کانون مین گونجتی ہے "میرے لیکچر کا مضمون وسیع ہے تو اسقدر کہ قیامت تک ختم نہین ہو سکتا کیونکہ **اسلام** کی ضرورت اس کی صداقت اور فضیلت کے نئے نئے پہلو ہمیشہ نکلتے رہین گے جبکہ اسلام عالمگیر اور ابدی مذہب ہے اور مختصر یہ تو اتنا کہ چند لفظون مین یون ختم ہو جاتا ہے۔ **اسلام** کے معنے ہین **صلح و آشتی** یعنی فرمانبرداری جسکے نتیجہ مین راحت اور سکھ ملتا ہے پس تم مین سے کون ہے جسکو صلح اور آشتی یا راحت و آسایش کی ضرورت نہین لہذا اسلام کی ضرورت ہر فرد بشر کو ہے۔ **اسلام** کا فطری ضرورت ہونا ہی اس کی صداقت کا ثبوت اور اپنے دعوے کے ساتھ دلیل کا رکھنا ہی اس کی فضیلت کا باعث ہے"

کلمات طیبات امام الزمان علیہ الرحمٰن

(سلسلے کے لیئے دیکھو گذشتہ اشاعت)

ایسا ہی فرمایا قل ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد۔ یعنے کہدو کہ وہ خدا ایک ہے جو خدا کا نام ہے وہ ایک ہے وہ بے نیاز ہے نہ کھانے پینے کی اسکو ضرورت نہ زمان یا مکان کی حاجت نہ کسی کا باپ نہ بیٹا اور نہ کوئی اسکا ہمسر اور بے تغیر ہے۔ یہ چھوٹی سورت قرآن شریف کی ہے جو ایک سطر مین آجاتی ہے لیکن دیکھو کس خوبی اور عمدگی کے ساتھ ہر قسم کے شرک سے اللہ تعالے کی تنزیہ کر دی گئی ہے۔

حصر عقلی مین شرک کے جسقدر قسم ہو سکتے ہین ان سے اسکو پاک بیان کیا ہے جو چیز آسمان اور زمین کے اندر ہے وہ ایک تغیر کے نیچے ہے مگر خدا تعالے نہین ہے۔ اب یہ کیسی صاف اور ثابت شدہ صداقت ہے دماغ اسی کیطرف متوجہ ہوتا ہے نور قلب جس کی شریعت دل مین ہے اسپر شہادت دیتا ہے قانون قدرت اسی کا موید و مصدق ہے یہانتک کہ ایک ایک پتہ اسپر گواہی دیتا ہے۔ پس اس کو شناخت کرنا ہی عظیم الشان بات ہے۔ خدا تعالے نے جو قرآن شریف مین یہ چھوٹی سی سورت نازل کی یہ ایسی ہے کہ اگر توریت کے سارے دفتر کی بجائے اتنا اسیقدر ہوتا تو یہود تباہ نہ ہوتے اور انجیل کے اتنے بڑے مجموعہ کو چھوڑ کر اگر یہی تعلیم انکو دیجاتی تو آج دنیا کا ایک بڑا حصہ ایک مردہ پرست قوم نہ بن جاتا۔

مگر یہ خدا کا فضل ہے جو اسلام کے ذریعہ مسلمانونکو ملا اور اس فضل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکر آئے۔ جس پہلو سے دیکھو مسلمانون کو بہت بڑے فخر اور ناز کا موقع ہے مسلمانون کا خدا پتھر۔ درخت۔ حیوان۔ ستارہ۔ یا کوئی مردہ انسان نہین ہے بلکہ وہ قادر مطلق خدا ہے جس نے زمین و آسمان کو اور جو کچھ انکے درمیان ہے پیدا کیا اور حی و قیوم ہے۔

مسلمانون کا رسول وہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس کی نبوت اور رسالت کا دامن قیامت تک دراز ہے آپ کی رسالت مردہ رسالت نہین بلکہ اسکے ثمرات اور برکات تازہ بتازہ ہر زمانے مین پائے جاتے ہین جو اس کی صداقت اور ثبوت کی ہر زمانہ مین دلیل ٹھہرتے ہین چنانچہ اسوقت بھی خدا نے ان ثبوتون اور برکات اور فیوض کو جاری کیا ہے اور **مسیح موعود کو بھیجکر نبوت محمدیہ کا ثبوت آج بھی دیا ہے**۔ اور پھر اسکی دعوت ایسی عام ہے کہ کل دنیا کے لیئے ہے قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا اور پھر فرمایا ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ کتاب دی تو ایسی کامل اور ایسی محکم اور یقینی کہ لاریب فیہ اور فیہ کتب قیمہ اور **آیات محکمات۔ قول فصل میزان مہیمن**۔

غرض ہر طرح سے کامل اور مکمل دین مسلمانون کا ہے جسکے لیے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا کی مہر لگ چکی ہے۔ پھر کسقدر افسوس ہے مسلمانونپر کہ وہ ایسا کامل دین جو رضاء الہی کا موجب اور باعث ہے رکھ کر بھی بے نصیب ہین اور اس دین کے **برکات** اور ثمرات سے حصہ نہین لیتے بلکہ خدا تعالے نے جو ایک سلسلہ ان برکات کو زندہ کرنے کے لیے قایم کیا تو اکثر انکار کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور **لست مرسلا** اور **لست مومنا** کی آوازین بلند کرنے لگے۔

یاد رکھو خدا تعالے کی توحید کا اقرار محض ان برکات کو جذب نہین کر سکتا جو اس اقرار اور اسکے دوسرے لوازمات یعنے اعمال صالحہ سے پیدا ہوتے ہین۔

یہ سچ ہے کہ توحید اعلے درجہ کی جز ہے جو ایک سچے مسلمان اور ہر خدا ترس انسان کو اختیار کرنی چاہیئے مگر توحید کی تکمیل کے لیئے ایک دوسرا پہلو بھی ہے اور وہ محبت الہی ہے یعنے خدا سے محبت کرنا۔

قرآن شریف کی تعلیم کا اصل مقصد اور مدعا یہی ہے کہ خدا تعالے جیسا وحدہ لاشریک ہے ایسا ہی محبت کے رو سے بھی اس کو وحدہ لاشریک یقین کیا جاوے اور کل انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کا اصل منشاء ہمیشہ یہی رہا ہے۔ چنانچہ لا الہ الا اللہ جیسے ایک طرف توحید کی تعلیم دیتا ہے ساتھ ہی توحید کی تکمیل محبت کی ہدایت بھی کرتا ہے۔ اور جیسا کہ مین نے ابھی کہا ہے یہ ایک ایسا پیارا اور پر معنی جملہ ہے کہ اس کی مانند ساری توریت اور انجیل مین نہین اور نہ دنیا کی کسی اور کتاب نے کامل تعلیم دی ہے۔

الہ کے معنے ہین ایسا محبوب اور معشوق جس کی پرستش کیجاوے گویا اسلام کی یہ اصل محبت کے مفہوم کو پورے اور کامل طور پر ادا کرتی ہے۔

یاد رکھو کہ جو توحید بدون محبت کے ہو وہ ناقص اور ادھوری ہے۔

خدا کے ساتھ محبت کرنے سے کیا مراد ہے؟ یہی کہ اپنے والدین۔ جورو۔ اپنی اولاد۔ اپنے نفس غرض ہر چیز پر اللہ تعالے کی رضا کو مقدم کر لیا جاوے چنانچہ قرآن شریف مین آیا ہے۔ فاذکروا اللہ کذکرکم اباءکم او اشد ذکرا یعنے اللہ تعالے کو ایسا یاد کرو کہ جیسا تم اپنے باپون کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ اور سخت درجہ کی محبت کے ساتھ یاد کرو۔ اب یہان یہ امر بھی غور طلب ہے کہ خدا تعالے نے یہ تعلیم نہین دی کہ تم خدا کو باپ کہا کرو بلکہ اس لئے یہ سکھایا ہے کہ نصاریٰ کی طرح دھوکہ نہ لگے اور خدا کو باپ کر کے پکارا نہ جائے اور اگر کوئی کہے کہ پھر باپ سے کم درجہ کی محبت ہوئی تو اس اعتراض کے رفع کرنے کے لیئے او اشد ذکرا رکھدیا اگر او اشد ذکرا نہ ہوتا تو یہ اعتراض ہو سکتا تھا۔ مگر اب اسنے اسکو حل کر دیا۔ جو باپ کہتے ہین وہ کیسے گرے کہ ایک عاجز کو خدا کہہ اٹھے۔

بعض الفاظ ابتلا کے لیئے ہوتے ہین۔ اللہ تعالے کو نصاریٰ کا ابتلا منظور تھا اس لئے ان کی کتابون مین انبیاء کی یہ اصطلاح ٹھہر گئی مگر چونکہ وہ حکیم اور علیم ہے۔ اس لیے پہلے

حضرت اقدس مرزا صاحب اور آپ کے احباب کی مختلف قسم کی تصویرین [illegible] سے طلب کرین۔

ہی سے لفظ اب کو کثیر الاستعمال کر دیا مگر نصاریٰ کی بدقسمتی کہ جب مسیح نے یہ لفظ بولا تو انہون نے حقیقت پر حمل کر لیا۔ اور دھوکا کھا لیا حالانکہ مسیح نے یہ کہہ کر کہ تمہاری کتابون مین لکھا ہے کہ تم الہ ہو اس شرک کو مٹانا چاہا اور انکو سمجھانا چاہا مگر ناد انون نے پروا نہ کی اور ان کی اس تعلیم کے ہوتے ہوئے بھی ان کو ابن اللہ قرار دے ہی لیا۔

یہودیون کو بھی اس قسم کا ابتلا آیا۔ چونکہ سوذی قوم تھی ان کی درخواست پر من سلویٰ نازل ہوا کیونکہ یہ طاعون پیدا کرنیکا مقدمہ تھا اللہ تعالےٰ چونکہ جانتا تھا کہ وہ حد سے نکل جاینگے اور ان کی سزا طاعون تھی اسلیے پہلے سے وہ اسباب رکھدیے

مین پھر اصل مطلب کیطرف آتا ہون کہ اصل توحید کو قایم کرنے کے لیئے ضروری ہے کہ خدا تعالےٰ کی محبت سے پورا حصہ لو۔ اور یہ محبت ثابت نہین ہوسکتی جبتک عملی حصہ مین کامل نہ ہو نری زبان سے ثابت نہین ہوتی۔ اگر کوئی مصری کا نام لیتا رہے تو کبھی نہین ہو سکتا کہ وہ شیرین کام ہو جاوے یا اگر زبان سے کسی کی دوستی کا اعتراف اور اقرار کرے مگر مصیبت اور وقت پڑے پر اس کی امداد اور دستگیری سے پہلو تہی کرے تو وہ دوست صادق نہین ٹھہر سکتا اسی طرح پر اگر خدا تعالےٰ کی توحید کا نرا زبانی ہی اقرار ہو اور اسکے ساتھ محبت کا بھی زبانی ہی اقرار موجود ہو تو کچھ فایدہ نہین بلکہ یہ حصہ زبانی اقرار کی بجائے عملی حصہ کو زیادہ چاہتا ہے اس سے یہ مطلب نہین کہ زبانی اقرار کوئی چیز نہین ہے نہین میری غرض یہ ہے کہ زبانی اقرار کے ساتھ عملی تصدیق لازمی ہے اسلیئے ضروری ہے کہ خدا کی راہ مین اپنی زندگی وقف کرو اور یہی اسلام ہے یہی وہ غرض ہے جسکے لیے مجھے بھیجا گیا ہے۔ پس جو اس وقت اس چشمہ کے نزدیک نہین آتا جو خدا تعالےٰ نے اس غرض کے لیے جاری کیا ہے وہ یقیناً بے نصیب رہتا ہے اگر کچھ لینا ہے اور مقصد کو حاصل کرنا ہے تو طالب صادق کو چاہیئے کہ وہ چشمہ کیطرف بڑھے اور آگے قدم رکھے اور اس چشمہ جاری کے کنارے اپنا منہ رکھدے اور یہ ہو نہین سکتا جبتک خدا تعالےٰ کے سامنے غیریت کا چولہ اتار کر آستانہ ربوبیت پر نہ گر جاوے اور یہ عہد نہ کر لے کہ خواہ دنیا کی وجاہت جاتی رہے اور مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑین تو بھی خدا کو نہین چھوڑیگا۔ اور خدا تعالےٰ کی راہ مین ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار رہیگا۔ ابراہیم علیہ السلام کا یہی عظیم الشان اخلاص تھا کہ بیٹے کی قربانی کرنے کے لیے تیار ہو گیا۔ اسلام کا منشا یہ ہے کہ بہت سے ابراہیم بنائے۔ پس تم مین سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہیئے کہ ابراہیم بنو۔ مین تمہین سچ سچ کہتا ہون کہ

ولی پرست نہ بنو بلکہ ولی بنو

اور پیر پرست نہ بنو بلکہ پیر بنو

تم ان راہون سے آؤ۔ بے شک وہ تنگ راہین ہین لیکن انسے داخل ہو کر راحت اور آرام ملتا ہے مگر یہ ضروری ہے کہ اس دروازہ سے بالکل ہلکے ہو کر گذرنا پڑیگا اگر بہت بڑی گٹھری سر پر ہو تو مشکل ہے اگر گذرنا چاہتے ہو تو اس گٹھری کو جو دنیا کے تعلقات اور دنیا کو دین پر مقدم کرنے کی گٹھری ہے پھینک دو۔ ہماری جماعت خدا کو خوش کرنا چاہتی ہے تو اسکو چاہیئے کہ اسکو پھینکدے تم یقیناً یاد رکھو کہ اگر تم مین وفاداری اور اخلاص نہو تو تم جھوٹے ٹھہرو گے اور خدا تعالےٰ کے حضور راستباز نہین بن سکتے ایسی صورت مین دشمن سے پہلے وہ ہلاک ہوگا جو وفاداری کو چھوڑ کر غداری کی راہ اختیار کرتا ہے خدا تعالےٰ فریب نہین کھا سکتا اور نہ کوئی اُسے فریب دے سکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ تم سچا اخلاص اور صدق پیدا کرو۔ تم پر خدا تعالےٰ کی حجت سب سے بڑھ کر پوری ہوئی ہے تم مین سے کوئی بھی نہین ہے جو یہ کہہ سکے کہ مین نے کوئی نشان نہین دیکھا ہے پس تم خدا تعالےٰ کے الزام کے نیچے ہو اسلیئے ضروری ہے کہ تقوےٰ اور خشیت تم مین سب سے زیادہ پیدا ہو۔

خدا تعالےٰ نے قرآن شریف مین مختلف طریقون اور پہلوؤن سے اس سلسلہ کی حقانیت کو ثابت کیا ہے اور بتایا ہے۔ یہانتک کہ ہر ایک قصہ مین اس کی طرف اشارہ کیا ہے مثلاً ذوالقرنین کا قصہ ہے اس مین اسی کی پیشگوئی ہے چنانچہ قرآن شریف کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ذوالقرنین مغرب کیطرف گیا تو اسے آفتاب غروب ہوتا نظر آیا یعنے تاریکی پائی اور ایک گدلا چشمہ اس نے دیکھا وہان پر ایک قوم تھی پھر مشرق کیطرف چلتا ہے تو دیکھا کہ ایک ایسی قوم ہے جو کسی اوٹ مین نہین ہے اور وہ دھوپ سے جلتی ہے تیسری قوم ملی جس نے یاجوج ماجوج سے بچاؤ کی درخواست کی اب یہ بظاہر تو قصہ ہے لیکن حقیقت مین ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جو اس زمانہ سے متعلق ہے خدا تعالےٰ نے بعض حقایق تو کھولدیے ہین اور بعض مخفی رکھے ہین اسلیے کہ انسان اپنے قوے سے کام لے اگر انسان نرے منقولات سے کام لے تو وہ انسان نہین ہو سکتا ذوالقرنین اس لیے نام رکھا کہ وہ دو صدیونکو پائیگا اب جس زمانہ مین خدا نے مجھے بھیجا ہے سب صدیون کو بھی جمع کر دیا کیا یہ انسانی طاقت مین ہے کہ اسطرح پر دو صدیون کا صاحب ہو جاوے۔ ہندوؤن کی صدی بھی پائی اور عیسائیون کی بھی۔ مفتی صاحب نے تو کوئی ۱۷ یا ۱۸ صدیان جمع کر کے دکھائی تھین۔

غرض ذوالقرنین کے معنے ہین دو صدیان پانیوالا اب خدا تعالےٰ نے اسکے لیئے تین قومون کا ذکر کیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ پہلی قوم جو مغرب مین ہے اور آفتاب وہان غروب ہوتا ہے اور وہ تاریکی کا

چشمہ ہے یہ عیسائیون کی قوم ہے جسکا آفتاب صداقت غروب ہوگیا اور آسمانی حق اور نور انکے پاس نہین رہا۔

دوسری قوم اسکے مقابل مین وہ ہے جو آفتاب کے پاس ہے مگر آفتاب سے فایدہ نہین اٹھا سکتی یہ مسلمانون کی قوم ہے جنکے پاس آفتاب صداقت قرآن شریف اسوقت موجود ہے مگر دابۃ الارض نے انکو بے خبر بنا دیا ہے اور وہ اس سے ان فوایدکو حاصل نہین کرسکتے بجز جلنے اور دکھ اٹھانے کے جو ظاہر پرستی کی وجہ سے انپر آیا + پس یہ قوم اس طرحپر بے نصیب ہوگئی اب ایک تیسری قوم ہے جسنے ذوالقرنین سے التماس کی کہ یاجوج ماجوج کے درسے بند کردے تاکہ وہ انکے حملون سے محفوظ ہوجاوین۔

وہ ہماری قوم ہے جس نے اخلاص اور صدق دل سے مجھے قبول کیا خدا تعالے کی تائیدات سے مین ان حملون سے اپنی قوم کو محفوظ کر رہا ہون جو یاجوج ماجوج کر رہے ہین + پس اسوقت خدا تعالے تمکو تیار کر رہا ہے تمہارا فرض ہے کہ سچی توبہ کرو۔ اور اپنی سچائی اور وفاداری سے خدا کو راضی کرو۔ تاکہ تمہارا آفتاب غروب نہو۔ اور تاریکی کے چشمہ کے پاس جانے والے نہ ٹھہرو۔ اور نہ تم ان لوگون سے بنو جنہون نے آفتاب سے کوئی فایدہ نہین اٹھا + پس تم پورا فایدہ حاصل کرو۔ اور پاک چشمہ سے پانی پیو تا خدا تم پر رحم کرے۔

وہ انسان بدقسمت ہوتا ہے جو خدا تعالے کے وعدون پر ایمان لاکر وفاداری اور صبر کے ساتھ انکا انتظار نہین کرتا اور شیطان کے وعدونکو یقینی سمجھ بیٹھتا ہے۔

اس لیے کبھی بے دل ہو جاؤ اور تنگی اور عسر کی حالت مین گھبراؤ نہین خدا تعالے خود رزق کے معاملہ مین فرماتا ہے وفی السماء رزقکم وما توعدون۔

انسان جب خدا کو چھوڑتا ہے تو پھر شیطان کا غلام بن جاتا ہے وہ انسان بہت ہی بڑی ذمہ داری کے نیچے ہوتا ہے جو خدا تعالے کی آیات اور نشانات کو دیکھ چکا ہو پس کیا تم مین سے کوئی ہے جو یہ کہے کہ مین نے کوئی نشان نہین دیکھا بعض نشان اس قسم کے ہین کہ لاکھون کروڑون انسان انکے گواہ ہین جو ان نشانون کی قدر نہین کرتا اور انکو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے وہ اپنی جان پر ظلم کرتا ہے۔ خدا تعالے اسکو دشمن سے پہلے ہلاک کرے گا۔ کیونکہ وہ شدید العقاب بھی ہے جو اپنے آپ کو درست نہین کرتا وہ نہ صرف اپنی جان پر ظلم کرتا ہے بلکہ اپنے بیوی بچون پر بھی ظلم کرتا ہے، کیونکہ جب وہ خود تباہ ہوجاوے گا تو اسکے بیوی بچے بھی ہلاک اور خوار ہونگے خدا تعالے اس کی طرف اشارہ کرکے فرماتا ہے۔ ولا یخاف عقبٰہا۔

مرد چونکہ الرجال قوامون علے النساء کا مصداق ہے اسلیئے اگر وہ لعنت لیتا ہے تو وہ لعنت بیوی بچون کو بھی دیتا ہے۔ اور اگر برکت پاتا ہے تو ہمسائیون اور شہر والون تک کو بھی دیتا ہے + اسوقت کل ملک مین طاعون کی آگ لگ رہی ہے وہ لوگ غلطی کر رہے ہین جو اس کو ملعون کہتے ہین۔ یہ خدا تعالے کا ایک فرشتہ ہے جو اسوقت ایک خاص کام کے لیے مامور کیا گیا ہے + اسکا علاج خدا تعالے نے مجھے بھی بتایا ہے۔

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم یہ طاعون بدکاریون اور فسق و فجور اور میرے انکار اور استہزا کا نتیجہ ہے اور یہ نہین رک سکتا جب تک لوگ اپنے اعمال مین پاک تبدیلی نہ کرین اور سب و شتم سے زبان کو نہ روکین۔ پھر فرماتا ہے۔

انہ اوی القریۃ اس گاؤن کو پریشانی اور انتشار سے حفاظت مین لے لیا۔ کیا اس گاؤن مین ہر قسم کے لوگ چوہڑے چمار۔ دہریہ۔ اور شراب پینے والے۔ اور بیچنے والے اور اور قسم کے لوگ نہین رہتے۔ مگر خدا نے میرے وجود کے باعث سارے گاؤن کو اپنی پناہ مین لے لیا۔ اور اس افراتفری اور موت الکلاب سے اسے محفوظ رکھا جو دوسرے شہرون اور قصبون مین ہوتی ہے۔

غرض یہ خدا تعالے کے نشان ہین انکو عزت اور عبرت کی نگاہ سے دیکھو اور اپنی ساری قوتون کو خدا تعالے کی مرضی کے نیچے استعمال کرو + توبہ اور استغفار کرتے رہو تا خدا تعالے تمپر اپنا فضل کرے۔

(یہ تقریر ختم ہوئی)

قرآن شریف کے ترجمون کا انقطاعی فیصلہ

الحکم کے ناظرین اس امر سے بخوبی آگاہ ہین کہ مرزا حیرت صاحب ایڈیٹر کرزن گزٹ نے جب سے جدید ترجمہ قرآن شریف کا اعلان کیا ہے اور ڈپٹی نذیر احمد صاحب کے ترجمہ قرآن مجید کی غلطیون کو اپنے اخبار کے ذریعہ شایع کرنا شروع کیا ہے اسوقت سے مسلمانون کی اخباری دنیا مین موافق مخالف بحث کا ایک طویل سلسلہ شروع ہوگیا ہے چنانچہ دہلی سے ڈپٹی نذیر احمد صاحب کے ترجمہ کی حمایت مین ایک خاص اخبار اسی غرض کے لیے شایع ہونے لگا ہے جسکا کام مرزا حیرت صاحب ہی مخالفت ہے جو ہمین افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ معقولیت کی حد سے گذر کر ذاتیات تک پہونچ گئی ہے۔

ہم نے ۱۰- نومبر سنہ ۱۹۰۱ء کے الحکم مین دہلوی اور بجنوری ترجمون کیخدمت مین ایک التماس محض قرآن کریم کی عزت اور جلال کے اظہار کو ملحوظ خاطر رکھ کر کی تھی جس کی بابت ہمین افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ لاپروائی سے دیکھی گئی +

اب معزز ہمعصر رفیق ہند نے ہماری رائے سے ملتی ہوئی ایک تجویز تراجم کی

صحت اور غیر صحت کے آخری فیصلہ کے متعلق ۱۰ - مئی سنہ ۱۹۰۲ء کے رفیق ہند مین شایع کی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ مولوی نذیر احمد صاحب اور میرزا حیرت صاحب ایک دوسرے کے ترجمہ کی غلطیون کی ایک ایک فہرست تیار کرین اور اپنے خرچ سے بیس بیس ہزار کاپیان چھپوائین اور ایڈیٹر رفیق ہند لاہور مین ایک کمیٹی قایم کر کے ان کاپیون کو علمائے ہند کے پاس بھیجکر تحریری رائین جمع کر کے پھر ہندوستان کے منتخب علماء کے سامنے وہ پیش کر کے ایک قطعی فیصلہ حاصل کیا جاویگا۔

یہ تجویز ہمارے محسن و مخدوم حکیم الامت مولانا مولوی نورالدین صاحب نے (جو قرآن کریم کے عاشق زار ہین اور جو سالہائے دراز سے ہر روز ایک وسیع معلومات سے بھرا ہوا درس قرآن شریف کا دیتے ہین) اور ایسا ہی حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے (جن کی زبردست تحریرون اور قادر الکلامی کا عام شہرہ ہے اور جو قرآن شریف کے حقایق اور معارف بیان کرنے مین روح القدس کی تائید سے بولا کرتے ہین) اور دوسرے بزرگون نے سنی اور پڑھی تو قرآن شریف کی عظمت کو قایم کرنے کے لحاظ سے اسکو قابل قدر قرار دیا اور پسند کیا بلکہ آرزو ظاہر کی کہ خدا کرے کہ کوئی ایسا انتظام ہوجاوے تو کیا عجب کہ قرآن شریف کے حسن و جمال کے اظہار کی بہترین صورت نکل آوے۔

بہرحال ہمعصر رفیق ہند کی یہ تجویز بہت ہی قابل قدر اور واجب العمل ہے اور ہم خوشی سے ظاہر کرتے ہین کہ مرزا حیرت صاحب نے اس تجویز کی منظوری کا اعلان اپنے اخبار کے ذریعہ سے کر دیا ہے لیکن ہماری رائے مین مرزا حیرت اس میدان مین اور بھی قابل تعریف سمجھے جاینگے اگر وہ اس تجویز پر عمل بھی شروع کر دین یعنے ڈپٹی صاحب کے ترجمہ کی غلطیون کی فہرست حسب تصریح تجویز مذکور مین تیار کر کے چھپا دین۔ پھر کیا عجب کہ یہ تحریک ڈپٹی صاحب کو مجبور کرے۔ ڈپٹی صاحب کو اگر اپنے ترجمہ کی صحت پر پورا یقین ہے اور قرآن شریف کی عزت عظمت کے اظہار کے لیے انکے دل مین جوش ہے اور مسلمانون کی بہتری اور بھلائی کا درد ہے تو وہ اس تجویز پر بہت جلد عمل کرنے کے لیے تیار ہونگے اور اگر خدانخواستہ ڈپٹی صاحب نے اس تجویز پر عمل نہ کیا تو مرزا حیرت صاحب کی عملی کارروائی ان کے لیے بہترین نتیجہ پیدا کر سکے گی بہرحال ہم اپنے محترم ہمعصر مرزا حیرت صاحب سے امید کرتے ہین کہ وہ بہت جلد اپنے اخبار کے ذریعہ مجوزہ بیس ہزار کاپیون کے چھاپنے کا اعلان کر دینگے اور چونکہ ابھی ان کا ترجمہ پورا شایع بھی نہین ہوا اسلیے پہلے ان کا ہی حق ہے کہ وہ ڈپٹی صاحب کے ترجمہ کی غلطیان مجوزہ ترتیب کے ساتھ چھاپ کر شایع کرین۔

اس صورت فیصلہ مین الحکم اپنے واجب الاحترام بزرگان ملت حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب اور حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب وغیرہم کے وسیع معلومات سے مدلیکر خدا تعالے کے فضل و کرم سے نمایان حصہ لینے کی توقع کر سکتا ہے۔

آخر مین ہم پھر اتنا کہنا چاہتے ہین کہ ہم نہایت شوق سے اس اعلان کا انتظار کرتے ہین جو مرزا حیرت صاحب کیطرف سے غلطیون کی فہرستون کی اشاعت کے متعلق جلد نکلنا چاہیئے +

تفسیر القرآن کا دوسرا پارہ چھپ رہا ہے

بیعت

الہٰی بخش صاحب ساکن بستی رندان - ضلع ڈیرہ غازیخان -

عیسے صاحب ساکن ایضاً

مسماۃ چھنن بنت الہٰی بخش - ایضاً

مبارکہ بنت الہٰی بخش - ایضاً

بی بی جنت زوجہ عیسے "

مسماۃ عالم خاتون زوجہ علی "

مسماۃ نور بھری زوجہ خدا بخش "

مسماۃ چندو وڈی بنت خدا بخش "

فاطمہ بنت سردار

مسماۃ سبھائی زوجہ مسلم "

مسماۃ صاحبہ بنت مسلم "

مسماۃ مرادن - "

مسماۃ نور بھری بنت ماہی "

مسماۃ صاحبہ بنت عیسے "

مسماۃ چنن زوجہ کالو "

مسماۃ بخت وڈی بنت پلیانی "

فاطمہ زوجہ عیسے "

اللہ دتا - پیر والہ

پیرن - جوگیوالہ

رحیم بخش - رائے پور ریاست نابھ

سکندر "

اکبر "

ٹھوٹھا "

کولا "

روڑیا "

الہٰی بخش "

عسل مصفی ؎ - مولفہ جناب میرزا خدا بخش صاحب ابوالعطا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کی تصدیق و تائید مین اور معترضون کے اعتراضات کے دندان شکن عقلی و نقلی جوابات کی جامع اور مبسوط ۴۰۰ صفحہ کی کتاب قادیان مین قاضی ضیاءالدین صاحب اور مالیر کوٹلہ مین مولوی حکیم محمد زمان صاحب سے بقیمت ؏ علاوہ محصولڈاک ملتی ہے -

اس کتاب کی ضرورت ہر ایک احمدی کو ہے ضرور خرید کر طلب فرمائین

رقیمۃ الوداد

نمبر پنجم

بجواب خط حضرت محمد عجب صاحب نائب تحصیلدار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا و مصلیًا

محب مکرم حضرت محمد عجب صاحب نائب تحصیلدار السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ عنایت نامہ جناب کا اس خاکسار کو شیخ صاحب ایڈیٹر الحکم نے واسطے لکھنے جواب کے عنایت کیا لہذا جواب استفسارات جناب کے مختصرًا عرض کئے جاتے ہین گر قبول افتد زہے عز و شرف...... تمہید اً ضرور ہے کہ صحیح معنے خاتم النبیین کے بخوبی سمجھ لیوین کہ کیا ہین لہذا معنی بھی وہ تحریر کیئے جاتے ہین جو علماء راسخین نے لکھے ہین۔ سو واضح ہو کہ ختم نبوت ایک تو صرف باعتبار تاخر زمانہ کے ہو سکتا ہے جیسا کہ اکثر عامہ علما سمجھ رہے ہین اور دوسرے باعتبار اختتام ان مراتب کے جو کمالات نبوت کے لیے چاہئین یعنی بلحاظ نقطہ انتہائی ان کمالات نبوت کے جس نقطہ انتہائی پر آنحضرت صلعم کی نبوت پہونچی ہوئی ہے اور وہان پر تمام سلاسل نبوت کے اختتام کو پہونچ جاتے ہین اور پھر کوئی کمال نبوت کا باقی نہین رہتا بلکہ سب ختم ہو جاتے ہین اور یہ اختتام اختتام مرتبی بھی ہے ہان اسکو اختتام زمانی بھی ضمنًا وتبعًا لازم پڑا ہوا ہے اور اس اختتام مرتبی کے بعد کوئی نبی اس مرتبہ عظیم الشان کا قبل یا بعد آنحضرت صلعم کے نہین آسکتا اور یہان پر اصل مراد ختم نبوت سے یہی ہے کیونکہ ختم نبوت جو صرف باعتبار تاخر زمانی کے ہو اس مین کوئی کمال اور فضیلت بالذات معلوم نہین ہوتی کیونکہ تاخر زمانی کسی شے کا کسی شے سے موجب کسی فضیلت کا نہین ہو سکتا بلکہ موہم مفضولیت کا ہو جاتا ہے لہذا مقام مدح اور بیان کمالات فضیلت آنحضرت صلعم مین ایسے امر کا بیان کرنا جو موہم مفضولیت کا ہو ہرگز ہرگز مطابق کلام الہی سے نہین ہو سکتا ہے۔

خصوصًا جبکہ یہ لحاظ بھی کیا جاوے کہ جملہ منفیہ **ماکان محمد ابا احد من رجالکم** کے بعد لفظ لکن بھی ہے جو سامع کو منتظر کرتا ہے اس امر کا کہ جبکہ یہ کمال جسمانی یعنی سلسلہ ابوت و بنوت جسمانی کا آنحضرت صلعم مین منتفی ہے جو ایک ادنے کمال بشری ہے تو بعد لکن کے کوئی بڑا ہی کمال روحانی بیان فرمایا جاوے گا جو تدارک و استدراک پہلے جملہ منفیہ کا کر دیوے گا۔ پس اگر ختم نبوت کو صرف باعتبار تاخر زمانہ کے ہی مانا جاوے اور اس جگہ پر اختتام مراتب کمالات نبوت کو بالذات لحاظ نکیا جاوے تو کلام الہی نعوذ باللہ لغو ہوا جاتا ہے اور نہ اس مین کوئی کمال افضلیت آنحضرت صلعم کے لیے پیدا ہوتا ہے جو خلاف مراد الہی ہے کیونکہ سیاق اور سباق کلام الہی کے بھی مخالف ہے اور معنی عامہ علماء کے دیگر نصوص افضلیت آنحضرت صلعم مثل انا اعطیناک الکوثر الی قولہ تعالے ان شانئک ھو الابتر وغیرہ کے بھی مناقض ہین۔ اب ہم یہاں پر چند وجوہ یہ دعوے ثابت کرتے ہین کہ مراد ختم نبوت سے یہی ہے کہ جسقدر مراتب کمالات نبوت کے ہین ان سب کا سلسلہ آنحضرت صلعم کی ذات حمیدہ صفات جامع العلوم والکمالات پر ختم ہو جاتا ہے اور تمام انبیاء کی نبوتین اسی ذات ستودہ صفات جامع الکمالات سے مستفاد اور مستعار ہین اور آنحضرت صلعم کی ذات جامع العلوم ان تمام کمالات متفرقہ کے لیے مفید اور مفیض ہے اولا آنکہ قال اللہ تعالے واذ اخذ اللہ

میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ قال ءاقررتم واخذتم علے ذالکم اصری قالوا اقررنا قال فاشھدوا وانا معکم من الشاھدین فمن تولے بعد ذلک فاولئک

ھم الفاسقون - یہ آیت بنام آیت میثاق کی موسوم ہے ہم اس خط مختصر مین یہ بحث کرنا نہین چاہتے ہین کہ یہ میثاق عالم ارواح مین تمام انبیاؤن سے لیا گیا ہے یا عالم شہادت مین انبیاء اولوالعزم سے یہ میثاق اخذ کیا گیا جیسا کہ من ابتدائے درس ۱۵ - لغایت ۲۰ حضرت موسے سے اس عہد کا لیا جانا سفر تثنی باب ۱۰ توریت مین بھی مذکور ہے ہان ہم اس آیت کی تفسیر مین ناظرین کو چند امور کیطرف توجہ دلانا چاہتے ہین اول لفظ میثاق پر نظر کرو جو عہد مضبوط اور موثق کو کہتے ہین۔ دوم لفظ النبیین صیغہ جمع سالم معرف باللام پر غور کرو جس مین تمام انبیاء داخل ہین۔ سوم آیت مین لفظ کتاب اور حکمت کا ہے جو ان کو دی گئی جس مین بشارات محمدیہ مندرج تھین۔ چہارم کلمہ مصدق لما معکم جو دلالت کرتا ہے کہ جو کمالات اور فضائل بطور بشارات کے اس کتاب مین مذکور تھے وہ سب اوسپر صادق آگئے۔ جب ہی تو آنحضرت صلعم اس کتاب و حکمت کے مصدق ہوئے اور نیز اس مین آنحضرت صلعم کے جامع العلوم ہونے پر بھی ایک اشارہ ہے کیونکہ لفظ ما موصولہ صیغہ عموم سے ہے جو شامل ہے تمام علوم انبیاء کو کیونکہ جو مصدق ان تمام علوم کا ہو گا اسکا جامع ہونا ان تمام علوم کے لیے ضروری ہے ورنہ مصدق کیونکر ہو سکتا ہے اور پھر تصدیق کیونکر حاصل ہو سکتی ہے پنجم جملہ لتومنن بہ پر غور کرو جو دلالت کرتا ہے کہ تمام انبیاؤن کا ایمان لانا آنحضرت صلعم پر ضروریات سے ہے لہذا آنحضرت صلعم نبی الانبیاء بھی ہوئے۔ ششم جملہ لتنصرنہ کو دیکھو جو دلالت کرتا ہے کہ فقط

۴ لکن رسول اللہ [illegible] خاتم النبیین [illegible] وغیرہ وغیرہ